Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 54 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ 17

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

16 ربیع الاول 1426 ہجری 26 شہادت 1384 ہش 26 اپریل 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 23 اپریل (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پر نور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جرآت و بہادری کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایدف امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ

نَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ (النساء:۵۹)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرض کی ادائیگی اور انکی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اسکے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دیگا۔ اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔ (مسلم کتاب الایمان۔ باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ (ترمذی ابواب الاحکام باب فی الامام العادل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اسنے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے حاکم وقت کی اطاعت کی اسنے میری اطاعت کی، اور جو حاکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے،

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

اِرشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ...... تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل، اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو"

پھر فرمایا کہ "اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ"۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی مشکل حالات میں بھی نہ صرف خود جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنی قوم کا حوصلہ بلند رکھنے کیلئے اور انکو صبر و استقلال عطا ہونے کیلئے ہر ممکن نصیحت کی اور اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ اپنی زندگی کا پیش فرمایا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 اپریل 05 بمقام بیت الفتوح لندن)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (احزاب:۴۰) کی تلاوت فرمائی

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا ایک خلق جرات و بہادری بھی ہوتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے مزید ابھرتا ہے اللہ نے انکے سپرد جو کام کئے ہوتے ہیں وہ اس وقت تک انجام نہیں دیئے جا سکتے جب تک ان میں جرات و بہادری کا وصف نہ ہو یہ وصف انبیاء علیہم السلام میں اپنے زمانے کے لوگوں کی نسبت سب سے زیادہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں ان میں یہ وصف تمام انسانوں سے ہی نہیں بلکہ تمام نبیوں سے بڑھ کر تھا آپ نے انتہائی مشکل

بقیہ صفحہ (1) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے جہاد کی طرف لوٹو!

(آخری قسط)

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے بانی علماء نے ایک دوسرے کے خلاف ایسے فتوے دیئے ہیں جو آپس میں مسلمانوں کی گردنیں کاٹنے کیلئے کافی ہیں اور اگر وہ اس ہلاکت سے بچنا چاہتے ہیں تو انہیں سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود کے دامن عافیت میں پناہ لینی ہوگی۔ یہ بات یاد رکھے جانے کے لائق ہے کہ مسلمان فرقوں کی باہمی چپقلش اور ہلاکتوں کی یہ تاریخ عرصہ سو سال سے ہی بڑھی ہے جب سے کہ حضور علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا ہے اور ان کو اپنے دعویٰ کی طرف دعوت دی ہے۔ حضور علیہ السلام کی آمد کے بعد قریباً تمام فرقے آپ کی مخالفت میں متحد ہونے لگے اور ان کا مکمل اتحاد 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں کھل کر ایک تاریخی حقیقت کی شکل میں سامنے آیا۔ سب نے مل کر نہ صرف احمدیوں کو کافر قرار دیا بلکہ کوئی ایسا طریقہ نہ چھوڑا جس کے ذریعہ سے وہ احمدیوں کو تکلیف پہنچا سکتے تھے۔ گالی گلوچ۔ فساد لوٹ مار کے ساتھ ساتھ قتل و غارت تک نوبت پہنچا دی اور پھر اسی کی انتہا 1984 میں فرعونِ زمانہ ضیاء الحق کے زمانے میں ہوئی۔ لیکن اگر کوئی بندہ عبرت ہے اور دیدہ بینا رکھتا ہے تو وہ ضرور دیکھے گا کہ احمدیوں کے علاوہ باقی مسلم فرقے 1984ء کے بعد ہی ایک دوسرے پر جہاد کے نام سے ٹوٹے ہیں 1984 کے بعد ہی سینکڑوں کی تعداد میں شیعوں کو قتل کیا گیا اور ان کے علماء کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا امام بارگاہوں کو لوٹا گیا حد یہ ہے کہ جب قتل کئے جانے والے شیعوں کی لاشوں کو قبرستانوں میں دفنانے کیلئے لے جایا گیا تو دوران جنازہ پھر فائرنگ کر کے جنازہ پڑھنے والوں کو ابدی نیند سلا دیا گیا اب تک سینکڑوں عورتیں بیوہ اور ہزاروں یتیم ہو چکے ہیں اور پھر اس کے مقابلہ میں شیعوں نے جوان سے بس چل سکا چلایا اور جسقدر سنیوں کو یا ان کے علماء کو قتل کر سکتے تھے انہوں نے کیا۔

پھر دیوبندی جہاد کا بھوت یہیں پر نہیں ٹھہرا اس نے شیعوں کے ساتھ ساتھ بدعت کے نام پر بریلویوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے شروع کر دیئے نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان کی گلیوں میں شیعہ بھی قتل ہونے لگے۔ سنی بھی قتل ہونے لگے بریلوی بھی قتل ہونے لگے دیوبندی بھی قتل ہونے لگے اور صرف گلیوں میں ہی نہیں بلکہ خدا کے گھروں میں بھی ہلاکتوں سے محفوظ نہیں رہے لوگ نماز پڑھنے کیلئے جانے سے پہلے ذرا ٹھہر کر سوچنے لگے کہ معلوم نہیں نماز پڑھ کر واپس صحیح سلامت اپنے گھروں کو واپس بھی آسکیں گے یا نہیں۔ ابھی حال ہی میں پاکستان کی ایک مسجد کے بارے میں وہاں کے اخبارات میں یہاں تک چھپا ہے کہ مسجد میں نمازیوں کیلئے پاس جاری کئے گئے ہیں اور باقاعدہ پاس چیک کر کے اور تلاشی کر کے ہی مسجد میں آنے کی اجازت دی جاتی ہے جب یہ حال خدا کے گھروں کا ہو گیا ہے تو پھر عام گھروں کا جو حال ہوگا اس کے متعلق یہاں بیٹھ کر ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اب خدا کیلئے سوچو تم نے خدا کے مامور کی بات کو نہ مان کر اس کے خلاف جہاد شروع کیا تھا جس پر اس نے تم کو از راہ ہمدردی اس جہاد سے باز رہنے کی تلقین کی تھی لیکن تم اپنے جہاد سے نہ رکے اور اُسے جہاد کا منکر انگریزوں کا پٹھو اور کافر قرار دیا اس پر اور اس کے ماننے والوں پر مظالم کی انتہا کر دی آج جو خود تمہارا حال ہو رہا ہے ذرا اُسے غور سے دیکھو اپنے گریبان میں جھانکو کاش تم مامور من اللہ کی ہمدردی سے بھری ہوئی آواز پر کان دھرتے اب بھی وقت ہے۔!

لیکن ابھی بھی ایک اور بدقسمتی کا تم شکار ہو رہے ہو آج بیرونی اثرات کے نتیجہ میں تم اعتدال پسندی کی طرف مڑ رہے ہو تم یہ کہہ رہے ہو کہ ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو بہت کافر کہہ لیا ایک دوسرے کے خلاف جہاد کے نعرے لگا کر ایک دوسرے کے بہت گلے کاٹ لئے اور اب ہم اپنے اس رویہ سے باز آجائیں گے یہ باتیں اب پاکستان میں عام طور پر کہی جا رہی ہیں لیکن ساتھ ہی تم یہ بھی کہہ رہے ہو کہ ہمارا کفر کے فتووں سے باز آنا اور جہاد کے فتودے کو واپس لینا صرف آپس کے فرقوں کے لئے ہے جن کو ہم مسلمان سمجھتے ہیں لیکن احمدی چونکہ ہم سب کے نزدیک کافر ہیں اس لئے ان کے کفر سے ہم باز نہیں آئیں گے اور ان پر ظلم و ستم ضرور جاری رکھیں گے لیکن یاد رکھو اور ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہی کہ: ب تک تم احمدیوں کے ظلم و ستم سے اپنے ہاتھوں کو نہیں روکو گے تم کبھی بھی آپس میں ظلم و ستم سے رک نہیں سکو گے اس دور میں تمہاری آپسی تکفیر بازی اور جہاد کی شروعات دراصل احمدیوں کو کافر کہنے اور ان کے خلاف جہاد کے نعرے لگانے سے ہی تو شروع ہوئی تھی پھر اس تکفیر بازی اور جہاد نے تمہارے گھروں کے دروازوں پر بھی دستک دینی شروع کر دی۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ تم احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھاؤ اور ان کے خلاف جہاد کے نعرے لگاؤ اور پھر اس آگ کی تپش سے خود محفوظ رہ سکو یہ خدائے قہار کی جانب سے تمہارے لئے ایک عبرت کا نشان ہے کہ خدا کے مامور کی معصوم جماعت کو تم جب تک ستاتے رہو گے جب تک ان معصوموں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگتے رہو گے تمہارے جسم بھی خون آلودہ رہیں گے۔

پس اس جہاد کو چھوڑ دو اور خدا کے مامور امام مہدی و مسیح موعود کے سکھائے ہوئے روحانی جہاد کی طرف لوٹو اس میں تمہاری خیریت و عافیت ہے ورنہ دنیا میں سوائے ذلت خواری کے اور آخرت میں عذاب الٰہی کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور یہ سب کچھ تم بخوبی دیکھ رہے ہو پس اب جہاد کبیر کا زمانہ ہے اب قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت کا زمانہ ہے اب جہاد اکبر کا زمانہ ہے اب اپنے نفسوں کو پاک کرنے کا زمانہ ہے اور یہی وہ عظیم جہاد ہے جس کی طرف جماعت کے موجودہ روحانی امام سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام دنیا کو دعوت دے رہے ہیں آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کو دنیا میں پھیلانے کا جہاد شروع کر رکھا ہے تا کہ دشمنانِ اسلام کو اس عظیم روحانی وجود کی سیرت طیبہ کا علم ہو۔ آپ کا دوسرا مقصد ہے کہ احمدی اپنی زندگیوں میں اس مبارک سیرت کے تمام حصوں کو حتی المقدر جاری کرنے کی کوشش کریں۔

آخر پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے فرمایا۔

"خوب سمجھ لو کہ اب مذہبی لڑائیوں کا زمانہ نہیں اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں جو لڑائیاں ہوئی تھیں اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ جبراً مسلمان بنانا چاہتے تھے بلکہ وہ لڑائیاں بھی دفاع کے طور پر تھیں جب مسلمانوں کو سخت دُکھ دیا گیا اور مکہ سے نکال دیا گیا اور بہت سے مسلمان شہید ہو چکے تب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسی رنگ میں ان کا مقابلہ کرو پس وہ حفاظت خود اختیاری کے رنگ میں لڑائیاں کرنی پڑیں مگر اب وہ زمانہ نہیں ہے ہر طرح سے امن اور آزادی ہے ہاں اسلام پر جو حملے ہوتے ہیں وہ قلم کے ذریعہ ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ قلم ہی کے ذریعہ ان کا جواب دیا جائے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک مقام پر فرماتا ہے کہ جس قسم کی تیاریاں تمہارے مخالف کرتے ہیں تم بھی ویسی ہی تیاریاں کرو اب کفار کی تیاریاں جو اسلام کے خلاف ہو رہی ہیں ان کو دیکھو وہ کس قسم کی ہیں یہ نہیں کہ وہ فوجیں جمع کرتے ہوں۔ نہیں بلکہ وہ تو طرح طرح کی کتابیں اور رسالے شائع کرتے ہیں اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی ان کے جواب میں قلم اٹھائیں اور رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ ان کے حملوں کو روکیں یہ نہیں ہو سکتا کہ بیماری کچھ ہو اور علاج کچھ اور کیا جاوے۔ اگر ایسا ہو تو اس کا نتیجہ ہمیشہ غیر مفید اور برا ہوگا۔ یقیناً یاد رکھو کہ اگر ہزاروں جانیں بھی ضائع کر دی جائیں اور اسلام کے خلاف کتابوں کا ذخیرہ بدستور موجود ہو تو اس سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہو سکتا اصل یہی بات ہے کہ ان کتابوں کے اعتراضوں کا جواب دیا جاوے پس ضرورت اس امر کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا دامن پاک کیا جاوے مخالفوں کی طرف سے جو کارروائی ہو رہی ہے اس کا انسداد بجز قلم کے نہیں ہو سکتا یہ بڑی خام خیالی اور بیہودگی ہے جو مخالف تو اعتراض کریں اور اس کا جواب تلوار سے ہو خدا تعالیٰ نے کبھی اس کو پسند نہیں یہی وجہ تھی جو مسیح موعود کے وقت میں اس قسم کے جہاد کو حرام کر دیا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر ۶ جدید ایڈیشن صفحہ ۳۷۲۔۳۷۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقی جہاد کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (منیر احمد خادم)

خصوصی درخواستِ دُعا

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ حضرت ناصرہ بیگم صاحبہ ان دنوں پیٹ میں تکلیف کے باعث شدید بیمار ہیں۔ پیٹ کا آپریشن بھی ہوا ہے ضعیف العمری کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ اسی طرح حضور انور کے بھائی محترم مرزا ادریس احمد صاحب پھیپھڑے میں کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

ہر دو بزرگان کی کامل شفایابی، صحت و تندرستی اور درازی عمر کیلئے احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم و مغفور) ہسپتال سے گھر تشریف لے آئیں ہیں اب ان کی طبیعت کافی بہتر ہے عمومی کمزوری اور نقاہت ابھی تک ہے دعا کرنے والے سب بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت و سلامتی والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے آمین۔ (عطاء المجیب راشد لندن)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔

آنحضرتؐ نے اُمّت کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی خاص طور پر نصیحت فرمائی تاکہ قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔

(تلاوت قرآن کریم کی اہمیت وفضائل کا احادیث نبویؐ کے حوالہ سے پرمعارف تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 4/مارچ 2005ء بمطابق 4/امان 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً۔ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

(سورۃ البینہ آیت نمبر 4)

اس کا ترجمہ ہے کہ اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب ہے اور ہر قسم کے ممکنہ عیب سے پاک ہے اور نہ صرف پاک ہے بلکہ ہر قسم کی حسین اور خوبصورت تعلیم اس میں پائی جاتی ہے جس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔اور اس میں وہ تمام خوبیاں شامل کر دی گئی ہیں جن کی پہلے صحیفوں میں کمی تھی اور اب یہی ایک تعلیم ہے جو ہر ایک قسم کی کمی سے پاک ہے۔ بلکہ اس تعلیم پر عمل کر کے ہر برائی سے بچا جا سکتا ہے۔اور نہ صرف بچا جا سکتا ہے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس تعلیم کو لاگو کرنے سے ہی اپنی اور دنیا کی اصلاح ممکن ہے۔یعنی یہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہی اب دنیا کی اصلاح کی، دنیا میں نیکیاں رائج کرنے کی، دنیا میں امن قائم کرنے کی، دنیا میں عبادت گزار پیدا کرنے کی، دنیا میں ہر طبقے کے حقوق قائم کرنے کی ضمانت ہے۔تو جس نبی پر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل اور مکمل تعلیم اتری اور جو خَاتَمَ النَّبِيِّيْن کہلائے، جن کے بعد کوئی نئی شریعت آ ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس تعلیم پر کس قدر عمل کرنے والے ہوں گے، اس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے اس پاک کلام کو سمجھا، وہ آپؐ ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا مکمل فہم اور ادراک حاصل ہوا۔یہ آپؐ ہی کی ذات ہے جس کو اپنے پر اترنے والی اس آخری کتاب، اس آخری شریعت، کلام کے مطالب اور معانی کے مختلف زاویوں اور اس کے مختلف بطون کو سمجھنے کا کامل علم حاصل ہوا۔گویا یہ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ کی ذات ہی تھی جس نے اس خاتم الکتب کو سمجھا اور نہ صرف اس پر گہرائی میں جا کر عمل کیا بلکہ صحابہؓ کو بھی وہ شعور عطا فرمایا جس سے وہ اس کو سمجھ کر پڑھتے تھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اس آخری کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی اور شریعت یا کتاب سے رہنمائی لی جائے۔کیونکہ پہلوں کی باتیں بھی اس میں آ چکی ہیں اور آئندہ کی باتیں اور خبریں بھی اس میں آ چکی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خاتم النبییّن کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے۔بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو۔اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اسی قدر قوت وشوکت اس کلام کی ہوتی ہے"۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کو ہر کوئی جانتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے صحابہؓ میں پاک تبدیلیاں پیدا کیں۔جو پاک تبدیلیاں صحابہؓ میں ہوئیں کہ راتوں کو جاگ کر محفلیں لگانے والے اب بھی راتوں کو جاگتے تھے لیکن راگ رنگ کی محفلیں نہیں جمتی تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدوں میں راتیں گزرتی تھیں۔پھر جو شراب کو پانی کی طرح پینے والے تھے انہوں نے جب خبر سنی تو نشے کی حالت میں بھی یہ نہیں کہا کہ پہلے پتہ کرو کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا۔ بلکہ پہلے شراب کے مٹکے توڑے گئے۔تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ہی تھی جس نے یہ انقلاب برپا کیا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جس قدر کسی شخص کی قوت قدسی ہوتی ہے اسی قدر اس کا قوت وشوکت کا کلام ہوتا ہے۔پھر فرمایا کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی کیونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقعہ ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اور اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے۔اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔آپؐ خاتم النبییّن ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار ثمرات تعلیم، غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر یہ نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو۔خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیاں، پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے"۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 26-27 جدید ایڈیشن)

تو جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک مکمل معجزہ ہے۔اور یہی نہیں کہ اس میں مکمل تعلیم آ گئی اور یہ معجزہ ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معجزے کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا اور اس پر عمل

کر کے دکھایا تا کہ اپنے ماننے والوں کو بھی بتا سکیں کہ مَیں بھی ایک بشر ہوں، جہاں تک بشری تقاضوں کا سوال ہے۔لیکن ایسا بشر ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے اپنا پیارا بنایا ہے۔اور اپنی طرف جھکنے کی وجہ سے پیارا بنایا ہے۔تم بھی اس تعلیم پر عمل کرو، میری سنت کی پیروی کرو اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے بنو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے حکموں پر کس حد تک عمل کرتے تھے۔اس بارے میں حضرت عائشہؓ کا مشہور جواب ہر ایک کے علم میں ہے کہ جب آپؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟۔ پوچھنے والے نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ "فَاِنَّ خُلُقَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآن"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض)

یعنی قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی۔قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق العباد ادا کئے۔قرآن کریم میں جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں اور حکموں پر مکمل طور پر عمل کیا، ان کو بجالائے، ان کی ادائیگی کی۔قرآن نے جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو ترک کیا۔قرآن کریم نے روزوں کا حکم دیا، صدقات کا حکم دیا، زکوٰۃ کا حکم دیا۔آپؐ نے روزوں، صدقات اور زکوٰۃ کے اعلیٰ ترین معیار قائم کر دیئے۔قرآن کریم نے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ نرمی کا حکم دیا تو آپؐ نے نرمی کی وہ انتہا کی جس کی مثال نہیں مل سکتی۔اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرمادیا۔اگر اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاشرہ کے لئے سختی کا حکم دیا تو آپؐ نے اس کی بھی پوری اطاعت وفرمانبرداری کی۔غرض کون سا حکم ہے قرآن کریم کا جس کی آپؐ نے نہ صرف پوری طرح بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کرتے ہوئے تعمیل نہ کی ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے، آپؐ کے آپس کے تعلق کی بہت اچھی طرح مثال پیش کی ہے۔کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے اکٹھے نکلے ہیں۔قرآن کریم کی تعلیم کو جاننا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھ لو۔اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں معلومات لینا چاہتے ہو، اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ آپؐ کے صبح وشام اور رات دن کس طرح گزرتے تھے، تو قرآن کریم کے تمام حکموں کو، اوامر ونواہی کو پڑھ لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سامنے آجائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔مگر آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے، اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے''۔(ملفوظات جلد 3 صفحہ 34 جدید ایڈیشن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم سے عشق اور محبت، اس کے احکامات پر عمل، اللہ تعالیٰ کی خشیت، اس بارے میں آپؐ کی سیرت ہمیں کیا بتاتی ہے؟ آپؐ کا قرآن کریم کو پڑھنے کے بارے میں کیا طریق تھا؟ اس بارے میں چند مثالیں احادیث سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں نماز فجر پڑھائی آپؐ نے سورۃ مومنون سے تلاوت شروع کی۔ یہاں تک کہ جب موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا.......... تو شدت خشیت الٰہی کے باعث آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی شروع ہوگئی۔ اس پر آپؐ نے رکوع کیا۔(مسلم کتاب الصلاۃ باب القراءۃ فی الصبح)

تو یہ خشیت اس حد تک تھی کہ اپنی قوم کی بھی ساتھ یقیناً فکر ہوگی۔کیونکہ آپؐ کا دل تو انتہائی نرم تھا کہ جس طرح فرعون اور اس کی قوم تباہ ہوئے یہ لوگ بھی کہیں انکار کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائیں۔اس بات پر اتنا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ذکر کیا ہے، جو مثالیں دی ہیں، تو انکار کی وجہ سے آئندہ بھی ایسے واقعات ہوسکتے ہیں۔تو کہیں میری قوم بھی اس انکار کی وجہ سے تباہ نہ ہوجائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾(الزمر: 68)۔کے بارہ میں دریافت کیا۔جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا۔اور قیامت کے دن زمین تمام تر اس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جبار ہوں، میں یہ ہوں، میں یہ ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کرتا ہے۔راوی کہتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات اس جوش سے بیان کر رہے تھے کہ منبر رسول اس طرح ہل رہا تھا کہ ہمیں اس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں منبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لئے ہوئے گر نہ پڑے۔

(المستدرک للحاکم کتاب التفسیر)

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے آپؐ کا جوش غیر معمولی ہوجایا کرتا تھا۔کیونکہ آپؐ کی ذات ہی تھی جسے اللہ تعالیٰ کی جبروت اور قدرتوں کا صحیح ادراک تھا، صحیح علم تھا، صحیح گہرائی تک آپؐ پہنچ سکتے تھے۔اور آپؐ ہی کی ذات تھی جس کے سامنے خدا تعالیٰ کی ذات سب سے بڑھ کر ظاہر ہوئی۔تو آپؐ کو پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا کیا قدرتیں ہیں اور طاقتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا اگر رحم نہ ہو تو یہ لوگ جو اس کی باتوں سے دور ہٹتے جارہے ہیں، اس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی طاقتوں کے مالک ہیں، اس پہ بڑا فخر ہے، اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ رہے ہوتے ہیں تو اُن کو وہ اس طرح تباہ وبرباد کردے جس طرح ایک کیڑے کی بھی شاید کوئی حیثیت ہو، ان کی وہ بھی حیثیت نہیں ہے۔

قرآن کریم جب نازل ہوا تو سب سے زیادہ آپؐ اس کو آسانی اور روانی سے پڑھ سکتے تھے اور اسی روانی میں اس کے مطالب کو بھی خوب سمجھ سکتے تھے۔لیکن اس کے باوجود آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کا طریق کیا تھا۔اس بارے میں حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔(سنن ابی داؤد کتاب الوتر)

آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں کیا طریق ہوتا تھا اس بارے میں اور بہت ساری روایات ہیں۔جن میں بیان کرنے والوں نے اپنے اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔اُن سے آپؐ کے حسن قراءت کی اور بھی زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔

ایک روایت یَعلی بن مَملک کی ہے کہ مَیں نے اُمّ المومنین اُمّ سَلَمَہ رضی اللہ عنہا سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت قراءت مفسرہ ہوتی تھی۔یعنی ایک ایک حرف کے پڑھنے کی سننے والے کو سمجھ آرہی ہوتی تھی۔(مشکوٰۃ المصابیح۔کتاب فضائل القرآن)

پھر حضرت اُمّ سَلَمَہؓ ہی ایک اور جگہ روایت کرتی ہیں۔آپؐ کے پڑھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے آپ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ پڑھ کر توقف فرماتے۔پھر ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے اور پھر توقف فرماتے، رکتے۔(مشکوٰۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن)۔تو آپؐ اتنا غور کر رہے ہوتے تھے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہر ہر لفظ میں معنی پنہاں ہیں اس لئے بڑے ٹھہر ٹھہر کر غور کرتے ہوئے وہاں سے گزرتے تھے۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے۔(سنن ابوداؤد کتاب التطوع)۔اور یہ بلند آواز بھی اور آہستہ آواز بھی انہیں حدود کے اندر تھی جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی تلاوت کو کس طرح دیکھتا تھا۔یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی چیز کو ایسی توجہ سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے جب پیغمبر اس کو خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھے۔(سنن ابوداؤد کتاب الوتر)

تو اللہ تعالیٰ کی اپنے پیارے نبی پر جو نظر ہے اس وقت پہلے سے بھی بڑھ جاتی ہے، جب وہ اپنا کلام اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے خوش الحانی سے سنتا ہے کہ دیکھو میرا پیارا میرے کلام کو کس خوف کس خشیت اور کس محبت کے ساتھ مکمل طور پر اس میں فنا ہو کر پڑھ رہا ہے۔

پھر حضرت حذیفہؓ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپؐ رکوع کرتے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے۔ اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو آپؐ رک جاتے تلاوت کے وقت، اور رحمت طلب کرتے۔ اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو آپؐ رک جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ)۔ اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ یہ رحمت اور پناہ طلب کرتے وقت بعض دفعہ آپ کی روتے روتے ہچکی بندھ جایا کرتی تھی۔ آپؐ میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور پیار اور تعلق اور محبت اس طرح تھا کہ جس کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ میں بڑھاپے کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۃ ھود، سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات اور ﴿عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ﴾ اور ﴿وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ﴾، سورۃ تکویر وغیرہ نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الواقعة)

سورۃ ھود میں ان قوموں کا ذکر بھی ہے جو انبیاء کے انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں اور آپؐ جو رحمۃ للعالمین تھے، آپؐ کا دل اس بات سے بے چین ہو جایا کرتا تھا کہ اب بھی کہیں انکار کی وجہ سے قوم پر عذاب نہ آ جائے۔ پہلے انبیاء تو صرف اپنی اپنی قوموں کے لئے ہوتے تھے، آپؐ تو کل دنیا کے لئے نبی تھے۔ پس آپؐ کو اس زمانے میں اپنی موجودہ قوم کی بھی فکر تھی اور جو آئندہ آنے والی نسلیں ہیں اور دنیا کی تمام قومیں ہیں ان کی بھی فکر تھی، یہ لوگ عذاب میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ اور پھر اس وجہ سے آپؐ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے، گڑگڑاتے تھے، رحم مانگتے تھے۔ اور پھر اس سورۃ کی اس آیت نے بھی آپؐ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دی کہ ﴿فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا۔ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ﴾ (ھود: 113) کہ جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے اس پر مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی قائم ہو جائیں جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ صرف اس ایک حکم نے کہ ﴿فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ ……﴾ (ھود: 113) نے ہی بوڑھا کر دیا۔ کس قدر احساس موت ہے آپؐ کی یہ حالت کیوں ہوئی؟ صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں ورنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ تو خود تو آپؐ کی زندگی پاکیزہ تھی ہی، اس فکر میں بڑھاپا آیا کہ دوسرے بھی یہ معیار حاصل کر سکیں گے یا نہیں۔ وہ بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر سکیں گے یا نہیں۔ دوسرے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ان نیکیوں پر جن نیکیوں کا حکم ہے قائم ہو سکیں گے کہ نہیں، ان برائیوں سے جن سے رکنے کا حکم ہے بچ سکیں گے کہ نہیں، اس فکر میں آپؐ پر ایک عجیب حالت طاری رہتی تھی۔ پھر اسی طرح باقی سورتیں ہیں جن کے مضامین میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور آخری زمانے کی خبریں، لوگوں کی حالتیں نہ سدھرنے کی وجہ سے تباہیاں، دجل اور یہ سب کچھ ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے یقیناً آئندہ کا زمانہ بھی دکھا دیا تھا اور آپؐ جو ہر ایک کے لئے رحمت تھے اس بات سے بے چین ہو جاتے تھے کہ دنیا کا کیا ہو گا، اور امت کا کیا ہو گا اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کیا۔ کیا کسی نے ایسا محسن انسانیت دیکھا ہے؟ جو قرآن کریم کے اس طرح سمجھنے کی وجہ سے کئی صدیوں دور کی حالت دیکھ کر بھی بے چین ہو رہا ہے۔ آپؐ کہتے ہیں مجھے اپنی تو کوئی فکر نہیں ہے۔ مجھے تو ان باتوں نے بوڑھا کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے دنیا میں ہو رہی ہیں اور دنیا میں ہونے والی ہیں۔ مجھے تو اس بات نے بوڑھا کر دیا ہے اور اس فکر نے بوڑھا کر دیا ہے، اور اس غم نے بے چین کر دیا ہے کہ کیوں دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع نہیں کرتی؟ پھر اور بہت ساری سورتیں ہیں۔ جن کی آپؐ بڑی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے جن میں قوموں کی تباہی، ان میں شرک رائج ہونے اور توحید سے پرے ہٹنے یا قیامت کے آنے وغیرہ کا ذکر ہے۔ پھر ایسی سورتیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور توحید کا ذکر ہے، نیکیوں پر قائم ہونے کا ذکر ہے، برائیوں سے بچنے کا ذکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا ذکر ہے، آخرین کے زمانے کا ذکر ہے، قربانیوں کا ذکر ہے جن میں مالی قربانیاں اور جانی قربانیاں ہیں، اور پھر یہ آپؐ کو نصیحت کہ آپؐ تو صرف نصیحت کرتے چلے جائیں، آپ کا کام نصیحت کرنا ہے۔ تو یہ سورتیں بھی بہت سی ہیں جن کی تلاوت آپ اکثر کیا کرتے تھے بلکہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ تو ہم پہلی روایات میں دیکھ ہی آئے ہیں کہ آپؐ کے پڑھنے کا طریق کیا تھا۔ عذاب کی آیات یا الفاظ جہاں بھی آتے تھے آپ کانپ جایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی خشیت غالب آ جایا کرتی تھی۔ اور پھر یقیناً آپؐ اسی صورت میں امت کے لئے دعائیں بھی کرتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات والی آیات سن کر، پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے۔ غرض کہ عجیب انداز تھا، عجیب اسلوب تھا آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کا اور سمجھنے کا اور تلاوت کرنے کا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ عَبْدُاللّٰہ بِن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مَیں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ پر سوار سورۃ الفتح پڑھتے دیکھا۔ آپؐ بار بار ہر آیت کو دوہراتے تھے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الوتر)۔ اُس وقت آپؐ کے جذبات اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے، اس کے شکر سے لبریز تھے۔ آپؐ کا سر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھا۔ روایات میں آتا ہے جس اونٹ پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اس کی سیٹ کے اگلے حصے پر سر ٹِک گیا تھا۔ کیونکہ آپ کو اس فتح کے ساتھ آئندہ آنے والی فتوحات کے نشانات بھی نظر آ رہے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات اور زیادہ بڑھ گئے تھے۔

پھر سوتے وقت بھی آپؐ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے کر سویا کرتے تھے۔ چنانچہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب جب اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملاتے پھر ان میں پھونکتے اور ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے۔ پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے بدن پر ہاتھ ملتے اور آغاز سر اور منہ اور جسم کے اگلے حصے سے فرماتے اور تین دفعہ ایسا ہی کرتے تھے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات)۔ گویا ایک ڈھال تھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی جس کو آپؐ اپنے اوپر اوڑھ لیا کرتے تھے۔ حالانکہ روایات میں آتا ہے کہ آپؐ کا سونا بھی جاگنے جیسا ہی تھا۔ کئی آدمی عموماً جاگتے ہوئے بھی سو رہے ہوتے ہیں۔ تو آپؐ کا تو یہ حال تھا کہ سوتے ہوئے بھی مسلسل دعائیں ہی کر رہے ہوتے تھے۔

پھر قرآن کریم کا علم جاننے والوں، حفظ کرنے والوں کی بھی آپؐ بے انتہا قدر کیا کرتے تھے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کا کلام اپنے دل و دماغ میں بسایا ہوا ہے۔ اس زمانے میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں۔ جنگ احد میں بہت زیادہ شہادتیں ہوئی تھیں۔ اس میں قرآن جاننے والے، اس کا علم حاصل کرنے والے بہت سارے حفاظ بھی شہید ہوئے تھے۔ تو جب سب کی تدفین کا معاملہ پیش ہوا تو اس وقت آپؐ نے تدفین کے لئے ایک اصول وضع فرمایا جس کا روایات میں یوں ذکر آتا ہے کہ جنگ احد کے دن زخمی صحابہؓ نے شہداء کے لئے قبریں کھودنے کی بابت اپنی مجبوری عرض کی بہت سارے زخمی بھی ہو گئے تھے اور جو شہید ہوئے تھے وہ کافی تعداد میں تھے۔ علیحدہ علیحدہ ان کے لئے قبر کھودنا بڑا مشکل تھا۔ طاقت اور ہمت نہیں تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ کشادہ قبریں کھودو اور انہیں عمدگی سے تیار کرو اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کرو اور فرمایا ان شہداء میں سے مقدم اس شہید کو رکھو جو قرآن زیادہ جاننے والا تھا۔ (سنن ترمذی کتاب الجهاد باب دفن الشهداء)۔ ان کا بھی اس وقت احترام ہے۔ شہید تو سارے ہیں لیکن قرآن زیادہ جاننے والے کو مقدم رکھو۔ قرآن کریم سے عشق و محبت تو آپؐ کو تھا ہی کیونکہ آپؐ پر نازل ہوا تھا۔ جس کے اعلیٰ معیاروں کا مقابلہ کرنا تو ممکن نہیں ہے ہاں یہ معیار حاصل کرنے کے لئے حتی المقدور اپنی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس شخص سے محبت تھی جو قرآن کریم عمدگی سے پڑھا کرتا تھا اور اس کو یاد کیا کرتا تھا۔ اور قرآن کریم کو پڑھنے، شوق سے پڑھنے اور یاد کرنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے قرآن کریم سنا بھی کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا مَیں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپؐ پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا جواب سن کر فرمایا: مَیں یہ پسند کرتا ہوں اپنے علاوہ کسی اور سے بھی قرآن کریم سنوں۔ تو حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ نساء کی تلاوت کرنا شروع کی یہاں تک کہ میں آیت ﴿فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا﴾ (النساء:42) پر پہنچا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو

رواں تھے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ تو آپؐ کو اپنی اس گواہی پر، اللہ کے حضور اپنے اس مقام کا سن کر ایک خشیت کی کیفیت طاری ہوگئی تھی اور پھر یہ کہ میری اس گواہی کی وجہ سے جو ظاہر ہے ایک سچی گواہی ہونی ہے، میری امت کے کسی شخص کو سزا نہ ملے۔ آپؐ کو اس گواہی پہ فخر نہیں تھا کہ مجھے تو بڑا مقام ملا ہے۔ بلکہ فکر تھی۔ اور اس فکر کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر بھی ہوتی تھی کہ امت میں قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے پیدا ہوں جس کے لئے آپؐ ہمیشہ تلقین فرماتے رہتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور رات دن کے اوقات میں اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرو اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو رواج دو۔ اور اس کے الفاظ کو صحیح طریق سے پڑھو اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے اس پر غور و فکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس کی وجہ سے کسی دنیاوی فائدے کی خواہش نہ کرنا۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کے لئے اس کو پڑھنا۔ (مشکوۃ المصابیح)۔ یعنی صرف اس کو زبانی سہارا نہ بناؤ، قرآن کریم رکھا ہوا ہے اور پڑھ رہے ہیں۔ بلکہ اس کو پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے الفاظ و معانی پر غور کرو اور پھر اس کا پڑھنا خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو، نہ کہ ذاتی فائدے اٹھانے کے لئے جس طرح آج کل بعض لوگ کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ جو صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو۔ اور اس کی تلاوت رات کو اور دن کے وقت اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ المصابیح. کتاب فضائل القرآن)۔ یعنی قرآن کریم کو پڑھو بھی اور تعلیم کو پھیلاؤ بھی اور اس پر عمل بھی کرو۔ دوسروں کو بھی بتاؤ۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کا حافظ ہے وہ ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں۔ اور وہ شخص جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے اور اس کی تعلیمات پر شدت سے کاربند ہوتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔ (بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ عبس)۔ تو زیادہ اجر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اور عمل اسی وقت آئے گا جب اس کے مفہوم کو سمجھ سکیں گے۔ اور آپؐ اس کی بار بار تلقین اس لئے فرماتے تھے کہ قرآن کریم پڑھو اور سمجھو کہ قرآن کریم کو گھروں میں صرف سجاوٹ کا سامان نہ بنا کے رکھو یا صرف یہی نہیں کہ پڑھ لیا اور عمل نہ کیا بلکہ عمل سے ہی درجات بلند ہوتے ہیں۔

پھر ایک اور ترغیب دیتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں کہ اونچی آواز سے قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے لوگوں کے سامنے خیرات کرنے والا اور آہستہ آواز میں قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسا چپکے سے خیرات کرنے والا۔ (سنن ابوداؤد کتاب التطوع. باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی، جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی۔ پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا۔ جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ثواب قراءۃ القرآن)

دیکھیں آپؐ کو ہر وقت یہ لگن تھی کہ اس کتاب کو امت ہمیشہ پڑھتی رہے، اس پر عمل کرتی رہے۔ کہیں یہ نہ ہو کہ اس کو چھوڑ دے۔ اور یقیناً اس کے لئے آپؐ دعائیں بھی کرتے تھے۔ اور یہ جو درجات کی بلندی کے بارے میں فرما رہے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی آپؐ کو بتایا ہوگا۔ اور اسی سے علم پا کر آپؐ نے بتایا ہے کہ اس کے درجات کی بلندی ہوگی۔ اللہ کرے کہ آپؐ کی اس دلی تمنا کو امت سمجھے۔ اور بھی بے شمار مثالیں ہیں جن میں آپؐ نے امت کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے تاکہ وہ اعلیٰ اخلاق قائم ہو سکیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہوا تھا اور آپ چاہتے تھے کہ امت بھی ان پر عمل کرے اور قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اس بارہ میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن مجید وحی متلوّ ہے اور اس کا ہر حصہ متواتر اور قطعی ہے اور حتی کہ اس کے نقطے اور حروف بھی۔ خدا تعالیٰ نے اسے ایک زبردست اور کامل اہتمام کے ساتھ ملائکہ کی حفاظت اور پہرہ میں اتارا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کسی قسم کا دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ہمیشہ اس بات پر بمداومت سے عمل کیا کہ اس کی آیت آیت آپؐ کی آنکھوں کے سامنے اسی طرح لکھی جائے جس طرح نازل ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے تمام قرآن کو جمع فرمادیا اور بنفس نفیس اس کی آیات کی ترتیب قائم فرمائی۔ آپؐ ہمیشہ نمازوں وغیرہ میں اس کی تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رفیق اعلیٰ اور محبوب رب العالمین سے جا ملے"۔

(ترجمہ عربی عبارت 'حمامۃ البشریٰ' روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 217)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلانات نکاح و تقریب شادی

عزیزہ رفیعہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب منگل چیڈ کا نکاح مکرم رزاق احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم جلال کوچہ حیدر آباد کے ساتھ مکرم مولوی شریف خان صاحب مبلغ سلسلہ نے 1505 روپے حق مہر پر 28 نومبر 2004 کو منگل چیڈ اڈاکل میں پڑھا۔ اعانت بدر 150 روپے۔ (بشارت احمد قائد مجلس چنتہ کنٹہ)

☆۔ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم کرم خان موگا تھراج کا نکاح عزیز دھنا خان صاحب ابن بوٹا خان صاحب چڑک موگا کے ساتھ 50 ہزار روپے حق مہر پر 20 مارچ 2005 کو مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے تھراج موگا میں پڑھا۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(انیس احمد خان مبلغ سلسلہ تھراج سرکل انچارج موگا)

☆۔ مکرم حارث سلطان صاحب ابن مکرم نرل سنگھ صاحب آف پرتگال کا نکاح مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شبیر احمد صاحب گجراتی قادیان کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے 12 فروری 2005 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ 21 فروری کو تقریب رخصتانہ ہوئی۔ اعانت بدر 500 روپے۔ (منیجر بدر)

☆۔ عزیزہ شکیلہ مہ جبیں صاحبہ بنت مکرم گل محمد شاہ صاحب ساکن چھڑاک بھدرک کا نکاح مکرم حسین خان صاحب ولد مکرم محسن خان صاحب کیرنگ کے ساتھ چالیس ہزار ایکصد گیارہ روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک نے 19 نومبر 2004 کو پڑھا۔ (گل محمد شاہ بھدرک)

☆۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ عطیۃ العزیز شہناز صاحبہ بنت مکرم عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح و ارشاد کا نکاح مکرم کوہر زیب صاحب ابن مکرم اورنگ زیب صاحب راتھر آف پونچھ کشمیر کے ساتھ ایک لاکھ دس ہزار روپے پر 27 دسمبر 2004 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

☆۔ عزیزہ روبینہ روحی بنت مکرم محمد عبد الشکور صاحب حیدر آباد کی تقریب رخصتانہ عزیز بشیر احمد صاحب ابن مکرم عبد البخش آف بہوہ یوپی کے ساتھ 31 مارچ 2005 کو قادیان میں عمل میں آئی۔ اسی طرح مکرم عبد الشکور صاحب کے وظیفہ کی کارروائی جلد پوری ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کے نام بھی جاری کریں
یہ بھی احمدیت کی تبلیغ کا ایک اچھا ذریعہ ہے

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

موجودہ عیسائیت ــــ ایک جائزہ

((قسط : 2))

محمد انعام غوری ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ قادیان

اب ہم موجودہ عیسائیت کے بنیادی عقائد کا ذکر کرکے خود بائیبل کی رُو سے ان کی تردید پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو" خالد احمدیت" حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کا کتابچہ بعنوان "مباحثہ مصر" دستیاب ہوا ہے جس میں مرحوم ومغفور نے بلادِ عربیہ میں مبشر اسلام کی حیثیت سے خدمت بجالانے کے دوران قاہرہ مصر میں ۱۹۳۳ء میں امریکن مشن قاہرہ کے انچارج پادری ڈاکٹر فیلیپس سے کامیاب مباحثہ کی روئداد درج فرمائی ہے۔ اسی طرح ایک اور کتابچہ" کلید حوالہ جات بائیبل" کے نام سے محترم شیخ سمیع اللہ شاکر صاحب کا تالیف کردہ ملا ہے جو موصوف نے ۱۹۶۴ء میں جماعت احمدیہ لائلپور (حال فیصل آباد) کے سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے شائع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، بڑی محنت سے موصوف نے اس میں مختلف موضوعات کے تحت اہم حوالے درج کردیے ہیں۔ نیز نارتھ انڈیا بائیبل سوسائٹی کی طرف سے آرفن سکول پریس کی معرفت ڈاکٹر میتھر صاحب کے زیر اہتمام مرزاپور یوپی میں 1870ء میں طبع ہوئی بائیبل میرے خسر محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم کی کتابوں میں سے دستیاب ہوئی ہے جس میں مرحوم نے اپنے گہرے مطالعہ کے دوران درجنوں حوالوں پر نشان لگا رکھے تھے۔

مذکورہ کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے ذیل میں عیسائیت کے موجودہ غلط عقائد اور خود بائیبل کی رُو سے ان کے بطلان کو پیش کیا جاتا ہے جن سے ہمارے داعیین الی اللہ استفادہ کرتے ہوئے عیسائیوں کو لاجواب کرسکتے ہیں اور اُن ناواقف لوگوں کو راہ راست کی طرف لانے کی کوشش کرسکتے ہیں جو عیسائی پادریوں کی ملمع سازی سے متاثر ہوکر گمراہی کے گڑھے میں جاگرے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ موجودہ عیسائیت ("ہم موجودہ عیسائیت" کی اصطلاح اس لئے استعمال کررہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کے یہ عقائد ہرگز نہیں تھے جو آجکل کے عیسائی پیش کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ قسط اوّل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ موجودہ عیسائیت دراصل پولوس کی ایجاد ہے جس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وحدانیت کی تبلیغ سے کوئی تعلق نہیں ہے)

بہرحال موجودہ عیسائیت کے بنیادی عقائد تین ہیں۔ تثلیث مقدس Holy Trinity باپ خدا۔ بیٹا خدا۔ روح القدس خدا God the Holy Ghost God the Son -God the Father تین ایک اور ایک تین۔

2۔ مسیح بے گناہ تھے اور باقی تمام بنی نوع انسان حتیٰ کہ تمام اولیاء وانبیاء بھی گنہگار تھے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

3- کفارہ: یعنی گنہگار نوع انسان کی نجات کیلئے مسیح کی صلیب پر جان کی قربانی۔

تثلیث

اب آیئے سب سے پہلے ان کے عقیدہ تثلیث کو لیتے ہیں:

جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ عقیدہ تثلیث کا نہ صرف یہ کہ قرآن کریم اور تورات میں کچھ اشارہ نہیں ملتا بلکہ خود اناجیل میں بھی اس بے بنیاد عقیدہ کا کچھ ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ پادری سی جی فانڈر جو 1815 میں ہندوستان آیا تھا اور اس نے 1828 میں کتاب "میزان الحق" تحریر کی اور 1865 میں اُسکی وفات ہوئی اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مسیحی لوگوں نے کسی زمانے میں بھی تین خدا نہیں مانے۔ بلکہ تین خداؤں پر ایمان لانا عیسائیوں کے نزدیک ایسا ہی مکروہ اور قابل نفرت ہے جیسا کہ مسلمانوں کے نزدیک۔

(ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲۱ پانچواں باب وصفحہ ۲۲۳ وصفحہ ۲۹ دیباچہ میزان الحق مطبوعہ سال ۱۹۶۲ء شائع کردہ پنجاب ریلیجس سوسائٹی لاہور)

پھر یہ بھی لکھا ہے کہ تثلیث ایک رازِ سربستہ ہے کہ جس کی بابت ہم نہیں جانتے کہ کیسے ہے۔

اب دیکھیں اس پادری صاحب کا متضاد بیان۔ ایک طرف تو یہ اقرار ہے کہ مسیحی لوگوں نے کسی زمانے میں بھی تین خدا نہیں مانے اور دوسری طرف تثلیث کو ایک رازِ سربستہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے دونوں ہی بیانات واقعات کے لحاظ سے غلط ہیں۔ قرآن کریم گواہی دے رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد عیسائی بگڑ گئے اور توحید کی جگہ مسیح کی خدائی کی منادی شروع کردی اور مسیح کو اِلٰہ بنا کر پوجنا شروع کردیا اور اس وقت سے لے کر آج تک کے عیسائیوں کا اپنا اعتقاد بھی اس غلط عقیدہ پر ایمان کی گواہی دے رہا ہے۔ پھر یہ پادری صاحب کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ عیسائی کسی زمانے میں بھی تین خداؤں کو نہیں مانتے تھے۔

اور جب دیکھا کہ واقعات کے لحاظ سے اُن کی بات درست نہیں ہے تو تثلیث کے عقیدہ کا اعتراف بھی کرلیا اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ یہ ایک راز ہے جسکی حقیقت کو عام لوگ سمجھ نہیں سکتے......!!

☆- اس رازِ سربستہ کی تائید میں ذیل کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں ان میں بھی کسی جگہ تثلیث کا لفظ نہیں ہے۔

۱۔ یہ تینوں ایک ہیں جو آسمان پر گواہی دے رہے ہیں۔ باپ۔ کلام۔ روح القدس۔

۲۔ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا (یوحنا ۱:۱)

۳۔ میں اور باپ ایک ہیں (یوحنا ۱۰:۳۰)

۴۔ پولوس رسول کا بیان کہ "خدا جسم میں ظاہر ہوا" (تمتھیس ۳:۱۶)

یہ چند حوالے اور انہی سے ملتے جلتے بعض بیانات ہیں جن کی غلط تشریح کرکے تثلیث مقدس Holy trinity کا عقیدہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ خدا باپ، خدا بیٹا۔ خدا روح القدس، تینوں خدا کا ایک خدا اور تینوں کی ذات۔ قدرت۔ ازلیت۔ یکساں وبرابر ہے یعنی ایک برابر ہے تین کے اور تین برابر ہیں ایک کے۔

لیجئے بقول پادری فانڈر صاحب تثلیث کا یہ راز سربستہ ہے بھلا سوچئے یہ کون سا مذہب ہے اور کونسی منطق ہے جو نہ صرف یہ کہ انسانی عقل سے بالا ہے بلکہ انسان کو محض گمراہ کرنے کا ذریعہ ہے۔

☆۔ اس کے برعکس دو درجن سے زائد حوالے بائیبل سے پیش ہیں جن میں توحید کا پیغام ہے اور الوہیت مسیح کی تردید ہے۔ اور یہ تمام حوالے اُسی بائیبل سے درج کئے گئے ہیں جس کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔

۱۔ "خداوند خدا جو ہمارا خدا ہے۔ ایک ہی خدا ہے"
(کرنتھیوں باب ۸ آیت ۶:۴)

۲۔ "اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"
(یوحنا ۱۷:۳)

یہاں دیکھ لیں! یسوع مسیح کو خدائے واحد وبرحق سے الگ بتایا گیا ہے اس صاف اور واضح پیغام اور تعلیم کے باوجود تثلیث کے جنجال میں پڑے رہنا کونسی عقلمندی ہے!

۳۔ "اور ایک سردار نے اُس سے پوچھا۔ اے نیک اُستاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوؤں؟ یسوع نے اُس کو کہا۔ تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک "یعنی خدا" (لوقا باب ۱۸ آیت ۱۸)

۴۔ "یسوع نے اس سے جواب میں کہا کہ سب حکموں میں اوّل یہ ہے کہ اے اسرائیل سن! وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے۔ ایک ہی خداوند ہے۔ اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے۔ اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر۔ اوّل حکم یہی ہے" (مرقس باب ۱۲ آیات ۲۹۔۳۰)

اب دیکھیں! اس قدر صاف اور واضح توحید کی تعلیم حضرت مسیح نے دی ہے کہ اس کی موجودگی میں باقی تمام اناجیل کے متضاد بیانات بے حقیقت رہ جاتے ہیں۔

۵۔ "تاکہ وے سب ایک ہوویں۔ جیسا کہ تو اے باپ مجھ میں اور میں تجھ میں وے بھی ہم میں ایک ہوں۔ تاکہ دُنیا ایمان لاوے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے"
(یوحنا باب ۱۷ آیت ۲۱۔۲۲)

یہاں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ جس طرح یسوع مسیح اور خدا کی ذات میں کوئی دوری باقی نہیں رہی اور لقاء کا مرتبہ حاصل ہوگیا اسی طرح دیگر انسانوں کو بھی چاہئے کہ وہ بھی خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

☆۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض خدا کے ایک رسول تھے اور ایک محدود علاقے اور مخصوص قوم کیلئے بھیجے گئے تھے چنانچہ فرماتے ہیں۔

۶۔ "میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔
(متی باب ۱۵ آیت ۲۴)

۷۔ "اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو تو تم میری محبت میں قائم ہوگے۔ جیسا کہ میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا اور اُس کی محبت میں قائم ہوں"
(یوحنا باب ۱۵ آیت ۱۰)

۸۔ "پر تم مجھے قتل کیا چاہتے ہو جو ایسا شخص ہے کہ حق بات جو میں نے خدا سے سنی تمہیں کہی"
(یوحنا باب ۸ آیت ۴۰)

۹۔ "یسوع نے انہیں کہا کہ نبی اپنے وطن اور گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں"
(متی باب ۱۳ آیت ۵۷)

۱۰۔ تب ان لوگوں نے یہ معجزہ جو یسوع نے دکھایا دیکھکر کہا فی الحقیقت وہ نبی جو جہان میں آنے والا تھا یہی ہے (یوحنا باب ۶ آیت ۱۴)

☆۔ اگر مسیح علیہ السلام محض اسلئے خدا ہیں کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے تو آدم علیہ السلام جو بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے ان کو تو ڈبل خدا ہونا چاہئے۔ اسی طرح ملک صادق شالیم بادشاہ بھی خدائے مجسم ہونے کا حقدار تھا کیونکہ اس کے متعلق بھی درج ہے کہ وہ بھی بغیر ماں باپ کے تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

۱۱۔ "یہ بے باپ، بے ماں، بے نسب نامہ، جس کے نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر۔ مگر خدا کے بیٹے سے مشابہ ٹھہر کے ہمیشہ کاہن رہتا ہے"
(عبرانیوں باب ۷ آیت ۳)

☆۔ مسیح میں خدائی صفات نہیں تھیں۔ نہ ہی وہ لوازمات بشری سے پاک تھے نہ غیب کا علم رکھتے تھے نہ زندگی اور موت اُن کے اختیار میں تھی چنانچہ اس ضمن میں ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:۔

۱۲۔ "اور جب (پیدائش پر) آٹھ دن پورے ہوئے کہ لڑکے کا ختنہ ہوا۔ اُس کا نام یسوع رکھا گیا"
(لوقا باب ۲ آیت ۲۱)

۱۳۔ "یسوع نے اسے کہا کہ لومڑیوں کیلئے ماندیں ہیں اور چڑیوں کیلئے بسیرے۔ پر ابن آدم کو اتنی جگہ نہیں کہ اپنا سر رکھے۔
(لوقا باب ۱۰ آیت ۵۸ متی باب ۸ آیت ۲۰)

۱۴۔ "صبح کو جب وے بیت عنیا سے باہر آئے اُس کو بھوک لگی۔ اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتوں سے لدا ہوا دیکھ کے وہ گیا کہ شاید اُس میں کچھ پاوے۔ جب وہ اُس پاس آیا تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا۔ کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا تب یسوع نے اُس سے خطاب کرکے کہا۔ کوئی تجھ سے پھل کبھی نہ کھاوے۔ اور اُس کے شاگردوں نے یہ سنا"۔
(مرقس باب ۱۳ آیت ۱۲ تا ۱۴)

۱۵۔ "مگر اس دن اور اُس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا ہے"
(مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲)

☆۔ اللہ تعالیٰ کی صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ لیکن یسوع مسیح بالکل قادر نہ تھے اسلئے وہ خدا ہرگز نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ حضرت مسیح خود فرماتے ہیں:۔

۱۶۔ "میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کرسکتا جیسا میں سنتا ہوں حکم کرتا ہوں اور میری عدالت درست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی کو نہیں پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا چاہتا ہوں"۔ (یوحنا باب ۵ آیت ۳۰)

۱۷۔ "لیکن میری دہنی اور میری بائیں طرف بٹھانا میرے اختیار میں نہیں کہ کسی کو دوں۔ مگر اُن کو جن کیلئے میرے باپ نے مقرر کیا"۔ (متی باب ۲۰ آیت ۲۳)

۱۸۔ "اگرچہ وہ کمزوری سے صلیب پر مارا گیا لیکن خدا کی قدرت سے وہ جیتا ہے اور ہم بھی اُس میں شامل ہوکے کمزور ہیں پر اُس کے ساتھ خدا کی قدرت سے جو تمہارے حق میں ہے جئیں گے"
(کرنتھیوں باب ۱۳ ۴:)

☆۔ اللہ تعالیٰ کسی سے دُعا نہیں مانگتا بلکہ لوگ اُس سے دُعائیں مانگتے اور التجائیں کرتے ہیں اور خدا کی شان یہ ہے کہ وہ نیک بندوں کی دُعاؤں کو سنتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

۱۹۔ ”خداوند شریروں سے دور ہے پر وہ صادقوں کی دُعا سنتا ہے“ (امثال ۱۵:۲۹)

حضرت مسیح بھی ایک بشر اور ایک نبی کی حیثیت سے خداتعالیٰ سے دُعائیں مانگا کرتے تھے چنانچہ لکھا ہے:۔

۲۰ ”پر وہ بیابان میں الگ جا کے رہا اور دُعا مانگتا تھا“ (لوقا ۵:۱۶)

۲۱۔ ”اور وہ جانکنی میں پھنس کے بہت گڑگڑا کے دُعا مانگتا تھا اور اس کا پسینا لہو کی بوند کے مانند ہو کر زمین پر گرتا تھا“ (لوقا ۲۲:۴۴)

۲۲۔ ”پھر جب مسیح کو صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ ہو گیا تو سخت بے قراری کی حالت میں خدا سے رو رو کر دُعا کی ایلی ایلی لما سبقتنی کہ اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا “(مرقس ۱۶۔۳۴) اور التجا کی کہ ”اے خدا یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے“۔ (لوقا ۲۲:۴۲)

خدا نے اُن کی اس گریہ وزاری کو قبول فرمایا چنانچہ لکھا ہے کہ ”خدا ترسی کے سبب اُس کی سنی گئی“ (عبرانیوں ۵:۷)

☆۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مخلوقات سے بالا ہے اور کوئی اُس کی آزمائش نہیں کر سکتا لیکن یسوع مسیح کے متعلق انجیل سے ثابت ہے کہ ایک دو دن نہیں بلکہ متواتر چالیس دن تک شیطان انہیں آزماتا رہا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

۲۳۔ ”اور یسوع رُوح کی رہنمائی سے بیابان میں گیا اور چالیس دن تک شیطان سے آزمایا گیا“ (لوقا ۴:۱۔۲)

☆۔ اللہ تعالیٰ اُونگھ اور نیند سے پاک ہے۔ چنانچہ زبور میں آتا ہے۔

۲۴۔ ”وہ جو تیرا حافظ ہے نہ اُونگھے گا دیکھ وہ جو اسرائیل کا محافظ ہے ہرگز نہ اُونگھے گا اور نہ سوئے گا“۔ (زبور ۱۲۱۔۳:۴)

جبکہ یسوع مسیح گہری نیند سویا کرتے تھے چنانچہ لکھا ہے:۔

۲۵۔ ”تب بڑی آندھی چلی اور لہریں کشتی پر یہاں تک لگیں کہ وہ پانی سے بھر چلی تھی۔ اور وہ چوار کی طرف سر تلے تکیہ رکھ کے سو رہا تھا۔ پس انہوں نے اُسے جگا کے کہا اے اُستاد تجھے فکر نہیں کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں“ (مرقس ۴:۳۷۔۳۸)

☆۔ بالعموم عیسائی حضرات مسیح کی الوہیت کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اناجیل میں یسوع کے متعلق ”ابن اللہ“ ”خدا کے بیٹے“ کا لفظ بکثرت وارد ہوا ہے چنانچہ مباحثہ مصر کے دوران پادری ڈاکٹر فیلیبس نے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کے سامنے یہی دلیل رکھی۔ آپ نے اس کے جواب میں جو مدلل بحث فرمائی اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان آیات کو حقیقت پر محمول نہیں کیا جا سکتا بلکہ لازماً ان سے مجازی معنے مراد لینے پڑیں گے۔ جس کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ کہ مسیح نے ”خدا کا بیٹا“ ہونے کی تفسیر خود بیان کر دی ہے جیسا کہ ذیل کے حوالے سے ثابت ہے:۔

۲۶۔ ”تب یہودیوں نے پھر پتھر اُٹھائے کہ اُس پر پتھراؤ کریں۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں۔ اُنمیں سے کس کام کیلئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو؟ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کیلئے نہیں بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہے اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو...... اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو۔ تم اُسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں“ (یوحنا ۱۰:۳۰تا۳۶)

اب اگر حضرت مسیح فی الواقعہ خدا تھے تو کہتے کہ بے شک میں خدا ہوں۔ مگر آپ نے جواب یہ دیا کہ پہلے انبیاء اور برگزیدوں کے حق میں جب یہ وارد ہے کہ ”تم خدا ہو“ ”خدا کے بیٹے ہو“ تو اب میرے یہ کہہ دینے سے کہ ”میں خدا کا بیٹا ہوں“ کیا غضب ہو گیا! گویا جن معنوں میں پہلے نبیوں اور راستبازوں کو خدایا خدا کا بیٹا کہا گیا انہی معنوں میں یسوع خدا کا بیٹا تھا لہٰذا ابن اللہ کا لفظ مجازاً استعمال ہوا ہے نہ کہ حقیقتاً۔

۲۷۔ دوسرے بائیبل میں اور بھی بہت سے لوگوں کے حق میں ”خدا کے بیٹے“ کا لفظ وارد ہوا ہے۔ چند حوالہ جات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ”خداوند نے یوں فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا ہے“ (خروج ۴:۲۲)

۲۔ ”تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو۔“ (استثناء ۱۴:۱)

۳۔ ”یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا ولی اپنے مکان مقدس میں خدا ہے“ (زبور ۶۸:۵)

۴۔ ”اور وہی (یعنی سلیمانؑ) میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اُس کی سلطنت کا تخت ابد تک قائم رکھوں گا اور میں اُس کا باپ ہوؤں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔“ (۲سموئیل ۷:۱۳:۱۴)

۵۔ ”میں نے اسے (یعنی سلیمانؑ کو) چن لیا کہ میرا بیٹا ہو اور میں اُس کا باپ ہوں گا“ (۱۔تواریخ ۲۸:۶و۲۲:۱۰)

۶۔ ”مبارک وے جو صلح کرنے والے ہیں۔ کیونکہ وے خدا کے فرزند کہلائیں گے“۔ (متی ۵:۹)

۷۔ ”ہم خدا کے فرزند ہیں“ (رومیو ۸:۱۶)

۸۔ ”تم زندہ خدا کے فرزند ہو“ (ہوسیع ۱:۱۰)

۹۔ ”میں اسرائیل کا باپ ہوں اور افرائیم میرا پلوٹھا ہے“ (یرمیاہ ۳۱:۹)

۱۰۔ ”اور میں تمہارا باپ ہوں گا اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہوگے یہ خداوند قادر مطلق نے فرمایا ہے“ (۲کرنتھیوں ۶:۱۸)

۱۱۔ ”میں نے تو کہا کہ تم الٰہ ہو اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔ پر تم بشر کی طرح مروگے“ (زبور ۸۲:۶۔۷)

۱۲۔ ”وہ (یعنی داؤد) مجھے پکار کر کہے گا کہ تو میرا باپ میرا خدا اور میری نجات کی چٹان ہے۔ میں اُسے اپنا پلوٹھا بھی ٹھہراؤں گا“ (زبور ۸۹:۲۶۔۲۷)

۱۳۔ ”کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کی ہیکل ہو اور کہ خدا کی رُوح تم میں بستی ہے“ (۱کرنتھیوں ۳:۱۶)

۱۴۔ ”تا کہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہوں“ (متی ۵:۴۵)

☆، دوسری طرف متعدد جگہ حضرت مسیح کو ”ابن آدم“ سے بھی خطاب کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں حوالہ جات:۔

متی باب ۸: آیت ۲۰۔ ۹:۶۔ ۱۱:۱۹۔ ۱۲:۲۰ ۱۲:۳۲۔ ۱۲:۴۰۔ ۱۶:۲۸۔ ۱۷:۱۲۔ ۱۹:۲۸ لوقا ۱۷: ۲۴۔۲۶۔ ۲۲:۶۹ مرقس ۱۴:۲۱

۲۸۔ عیسائیوں کی حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا حقیقی بیٹا قرار دینے کی ایک دلیل یہ ہے کہ بائیبل کے علاوہ خود قرآن مجید میں مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ دلیل محض قلتِ تدبر اور غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ

۱۔ قرآن کریم میں تو حضرت آدم علیہ السلام کو بھی روح اللہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ سورہ سجدہ آیت ۱۰ میں فرمایا کہ ”ثم سویه ونفخ فيه من روحه“ یعنی پھر اُس نے اُسے درست کیا اور اُس میں اپنی روح پھونکی۔

۲۔ سورہ کہف کے آخری رکوع میں فرمایا کہ اگر تمام سمندر خدا کے کلمات کے لئے سیاہی بن جائیں تو خدا کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر کی سیاہی ختم ہو جائے گی خواہ اتنے ہی سمندر اور بھی بن جائیں۔

قرآنی محاورہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ کے متعلق صرف ایک ایک مثال بطور نمونہ پیش کی گئی ہے ورنہ اس طرح کی بہت سی مثالیں قرآن میں موجود ہیں۔

☆۔ اسی طرح بائیبل میں خدا کی روح کا لفظ خدا کے دیگر پاک بندوں اور انبیاء علیہم السلام کیلئے بھی استعمال ہوا ہے صرف تین مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

۱۔ ”خدا کہتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح میں سے سب آدمیوں پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی“ (اعمال ۲:۱۷)

۲۔ ”یوحنا کے بارہ میں لکھا ہے“ اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح قدس سے بھر جائے گا“ (لوقا ۱:۱۵)

۳۔ ”انہی دنوں کئی ایک نبی یروشلم سے انطاکیا میں آئے اور اُن میں سے ایک نے جس کا نام اگبس تھا کھڑا ہو کے روح کی ہدایت سے ظاہر کیا کہ تمام مملکت میں بڑا کال پڑے گا“ (اعمال ۱۱:۲۷۔۲۸)

پس مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہے کہ ”بیٹے“ اور ”کلمۃ اللہ“ اور ”روح اللہ“ کے خطابات خدا کے نیک اور راستباز اور رُوح القدس سے تائید یافتہ بندوں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دیگر انبیاء کی طرح خدا کے ایک پیارے نبی تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ خود بائیبل کی رُو سے بھی یسوع مسیح نہ خدا تھے نہ حقیقی ولفظی معنوں میں خدا کے بیٹے تھے اور نہ ہی روح القدس کو خدا قرار دیا گیا صرف ایک ہی ذات خداوند تعالیٰ کی ہے اور اُسی کی منادی اور تبلیغ عمر بھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے رہے۔ پس موجودہ عیسائیت کا عقیدہ تثلیث بالکل بے بنیاد اور پولوس کی اپنی ایجاد ہے جس کو آج کے عیسائی پادری ایک راز سربستہ قرار دیکر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو عقل وفہم عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”ہم کو عقل سے بھی کام لینا چاہئے کیونکہ انسان عقل کی وجہ سے مکلف ہے کوئی آدمی بھی خلاف عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ انجیل خاموش کے چالاک اور عیار حامیوں نے اس خیال سے کہ انجیل کی تعلیم عقلی زور کے مقابل بے جان محض ہے نہایت ہوشیاری سے اپنے عقائد میں اس امر کو داخل کر لیا کہ تثلیث اور کفارہ ایسے راز ہیں کہ انسانی عقل اُن کے کنہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ برخلاف اس کے فرقان حمید کی یہ تعلیم ہے ان فی خلق السموت والارض واختلاف اليل والنهار لايت لاولی الالباب الذين يذكرون الله (آل عمران:۱۹۱،۱۹۲)

یعنی آسمانوں کی بناوٹ اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کا آگے پیچھے آنا دانشمندوں کو اُس اللہ کا صاف پتہ دیتے ہیں جس کی طرف مذہب اسلام دعوت دیتا ہے اس آیت میں کس قدر صاف حکم ہے کہ دانشمند اپنی دانشوں اور مغزوں سے بھی کام لیں۔

جان لیں کہ اسلام کا خدا ایسا گورکھ دھندا نہیں کہ اسے عقل پر پتھر مار کر بہ جبر منوایا جائے۔ اور صحیفہ فطرت میں کوئی بھی ثبوت اس کیلئے نہ ہو بلکہ فطرت کے وسیع اوراق میں اُس کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے ایک ایک چیز اس کائنات میں اُس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک اور گلی کے سر پر اس سڑک یا محلّہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کیلئے لگایا جاتا ہے خدا کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور اس موجودہ ہستی کا پتہ ہی نہیں بلکہ مطمئن کر دینے والا ثبوت دیتی ہے زمین و آسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناوٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں۔ بلکہ اس خدائے احد الصمد لم یلد ولم یولد کی ہستی کو دکھاتی ہیں جو زندہ اور قائم خدا ہے اور جسے اسلام پیش کرتا ہے چنانچہ پادری فنڈر جس نے پہلے پہل ہندوستان میں آکر مذہبی مناظروں میں قدم رکھا اور اسلام پر نکتہ چینیاں کیں اپنی کتاب میزان الحق میں خود ہی سوال کے طور پر لکھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں تثلیث کی تعلیم نہ دی گئی ہو تو کیا وہاں کے رہنے والوں پر آخرت میں مواخذہ تثلیث کے عقیدہ کی بنا پر ہوگا؟ پھر خود ہی جواب دیتا ہے کہ اُن سے توحید کا مواخذہ ہوگا اس سے سمجھ لو کہ اگر توحید کا نقش ہر ایک شے میں نہ پایا جاتا اور تثلیث ایک بناوٹی اور مصنوعی تصویر نہ ہوتی تو عقیدہ توحید کی بنا پر مواخذہ کیوں ہوتا؟

بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں الست بربکم قالو ابلی (الاعراف:۱۷۳) نقش کیا گیا ہے اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں ایک قطرہ پانی کا دیکھو تو وہ گول نظر آتا ہے مثلث کی شکل میں نظر نہیں آتا اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر ایک چیز میں رکھا ہوا ہے خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے زمین کو لو اور انگریزوں ہی سے پوچھو کہ اس کی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول الغرض طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائے گی اللہ تعالیٰ اس آیت ان فی خلق السموت والارض (آل عمران:۱۹۱) میں بتلاتا ہے کہ جس خدا کو قرآن مجید پیش کرتا ہے اس کیلئے زمین و آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں

مجھے ایک حکیم کا مقولہ بہت ہی پسند آتا ہے کہ اگر کل کتابیں دریا برد کر دی جاویں تو پھر بھی اسلام کا خدا باقی رہ جائے گا اس لئے کہ وہ مثلث اور کہانی نہیں اصل میں پختہ بات وہی ہے جس کی صداقت کسی خاص چیز پر منحصر نہ ہو کہ اگر وہ نہ ہو تو اس کا پتہ ہی ندارد قصہ کہانی کا نقش نہ دل پر ہوتا نہ صحیفہ فطرت میں جب تک کسی پنڈت، پاندھے یا پادری نے یاد رکھا ان کا کوئی وجود مسلّم رہا ازاں بعد حرف غلط کی طرح مٹ گیا“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۹۔۴۰)

انشاء اللہ اگلی قسطوں میں مسیح کے بے گناہ ہونے اور مزعومہ گنہگار انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کیلئے صلیب پر اپنی جان قربان کرنے کے فرضی اور غلط عقیدہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔ (باقی)

۞۞۞

حیدرآباد شہر میں مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلاف احراری فتنہ اشتعال انگیز بیانات دیکر سیدھے سادھے مسلمانوں کو فساد پر اکسایا جارہا ہے

(محمد عظمت اللہ قریشی سیکرٹری تبلیغ بنگلور)

ہفت روزہ ''گواہ'' حیدرآباد جو 15-16 صفحات پر مشتمل ہے مورخہ 05-2-10/4 کے اپنے تمام صفحات کو مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کی دشمنی میں دیوبندی احراری ملاؤں کے دجل وفریب سے پر بکواس کو عین خدمت اسلام سمجھ کر سیاہ کر ڈالا ہے سرورق تصویر میں مشتعل ملاؤں کے ٹولے کو تلواروں کے ساتھ دکھا کر عنوان یہ باندھا ہے

''فتنہ قادیانیت سے ہوشیار احرار کا جہاد''

مجلس احرار کیا ہے؟

اخبار سیاست کے حوالہ سے ملاحظہ فرمائیے:-

''آٹھ اور آٹھ سولہ دن ہوئے کہ پنجاب میں ایک نئی پارٹی نے جنم لیا ہے قارئین کرام اس چوں چوں کے مربے سے بخوبی واقف ہوں گے کہ اس میں کون کون اُلو باٹے اکٹھے ہوئے ہیں۔اس کا نام ہے مجلس احرار یہ جماعت معرض ظہور میں کیوں آئی اس کا جواب دینا ضروری ہے اُس کے شرکاء وہ لوگ ہیں جو کبھی ملی کانگریس کے دامن سے وابستہ تھے اور ان کے باپو گاندھی جی مہاراج کی کرپا سے انہیں بھوجن اور پوشن مل جایا کرتا تھا لیکن جہاں کانگریس کا کام تمام ہوا۔کانگریس سے انہیں طلاق مل گئی اور ان کا روزینہ بند ہوگیا کانگریس سے الگ ہو کر ان کے پاس سوائے ازیں کوئی چارہ کار نہ تھا کہ پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے کوئی نیا پھندا پھیلائیں۔لہذا انہوں نے ''مجلس احرار اسلام'' کی طرح ڈالی......عوام حیران ہیں کہ آخر ان احراریوں کو کیا ہوگیا جو یکدم مہاراجہ (کشمیر) کے اشارے پر ناچنے لگ گئے! کسی نے خوب کہا ہے کہ:

اے زر تو خدانیست و لیکن بخدا
ستار العیوب و قاضی الحاجاتی

ان کی بلا سے قوم جہنم میں جائے یا کسی کھائی میں گرے انہیں اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے''۔

(سیاست ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۳)

روزنامہ ''زمیندار'' 21 اکتوبر 1945 میں احرار کے متعلق شائع ہونے والی ایک نظم ملاحظہ فرمائیں:-

اللہ کے قانون کی پہچان سے بے زار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بے زار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بے زار
کافر سے موالات مسلمان سے بے زار
اس پر ہے یہ دعویٰ کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدار

پنجاب کے احرار اسلام کے غدار

بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے
ڈرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے
مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے
سرکار مدینہ سے نہیں ان کو سروکار

پنجاب کے احرار اسلام کے غدار

(''زمیندار'' ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۶)

مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں:

''اس کاروائی سے دو باتیں میرے سامنے بالکل عیاں ہوگئیں ایک یہ کہ احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں ہے بلکہ نام اور سہرے کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کیلئے جوئے کے داؤں پر لگا دینا چاہتے ہیں دوسرے یہ کہ رات کو بالاتفاق ایک قرارداد طے کرنے کے بعد چند آدمیوں نے الگ بیٹھ کر سازباز کیا ہے اور ایک دوسرا ریزولیشن بطور خود لکھ لائے ہیں۔

میں نے محسوس کیا کہ جو کام اس نیت اور ان طریقوں سے کیا جائے اس میں کبھی خیر نہیں ہوسکتی اور اپنی اغراض کیلئے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہوسکتے''

(روزنامہ ''تسنیم'' لاہور ۲ جولائی ۱۹۵۵ء صفحہ ۳ کالم ۴-۵)

پاکستان کے دو منصف مزاج فاضل ترین ججوں کے فیصلہ کے مطابق جس تک وہ نہایت غور وخوض اور چھان بین کے بعد پہنچے۔

''یہ یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اب احراریوں نے احمدیوں کے خلاف نزاع کو اپنے اسلحہ خانہ سے ایک سیاسی حربے کے طور پر باہر نکالا اور جو واقعات اس کے بعد پیش آئے وہ اس امر کی بین شہادت ہیں کہ وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے نہایت فہیم وچالاک ہیں انہوں نے سوچا کہ اگر عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف برانگیختہ کریں گے تو کوئی ان کی مخالفت کی جرات نہیں کریگا اور ان کی اس سرگرمی کی جتنی بھی مخالفت کی جائے گی اس قدر وہ ہردلعزیز اور مقبول عام ہو جائیں گے اور بعد کے واقعات سے یہ ثابت ہوگیا کہ ان کا یہ مفروضہ بالکل صحیح تھا۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ 275)

پس یہ ہے مجلس احرار اور اس کا اسلام دشمن کردار۔ پاکستان کے جن حکمرانوں نے ان کو اپنے کندھے پر سوار ہونے دیا ان کا بیڑا ہی غرق ہوگیا پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات احراری مجاہدین کی دین ہیں اور پاکستان کی تباہی اور بربادی میں سب سے بڑا ہاتھ اسی دیوبندی احراری ملا کا ہے۔

ملا نہ معاشرہ پنپنے والی برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے نہ قوم کے انتشار کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے نہ اس میں تقویٰ ہے نہ ایمان ہے اور نہ یہ مسلمان ہے بس کسی بھی طرح وہ سیاستدان بن کر عیش وآرام کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اسی لئے اس نے دجالی ہتھکنڈوں کو استعمال کرکے (جسطرح بش نے عراق میں کیا) مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلاف نام نہاد جہاد کا نعرہ لگا رہا ہے کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم ہے ملا کہتا ہے کہ قادیانیت کے عقائد الگ ہیں اور کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی وغیرہ وغیرہ۔

ملا کے ان جھوٹے الزامات کے جواب میں ہم بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی علیہ السلام کے ہزاروں اقتباسات میں سے صرف ایک اقتباس درج ذیل کرکے فیصلہ عوام الناس پر چھوڑتے ہیں اور یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ ہمارے مسلک کی کسی بھی کتاب سے ایک ادنیٰ سا حوالہ بھی دکھادیں جو خلاف اسلام آپ کو لگے یا اسلام کے چودہ سو سالہ لٹریچر کے خلاف جاتا ہو بلکہ ہم تو اُس اسلام کو پھیلانے کی جستجو میں لگے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام تھا یا صحابہ کرام رضوان اللہ کا اسلام ہے اور قرآن کریم کا اسلام ہے احرار کے سیاسی اسلام سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے جو مذہب کے نام پر مخالفت کی آگ بھڑکا کر ان پر اپنی سیاسی روٹیاں سینکنا چاہتے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ

جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقص کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کرکے دیکھا ہے کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں:۔الا ان لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین۔

(ازایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷ جنوری ۱۸۹۹)

حدیث: ''بخاری ومسلم میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں سو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اُس نے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کو حق تلفی کا بدلہ ہے اور اس کا حساب خدا کے ذمہ ہے یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کا جان اور مال لینا حرام ہے اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اُس سے خدا حساب لے گا دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں''

(بحوالہ مشارق الانوار مؤلفہ امام رضی الدین حسن صفائی اردو ترجمہ وفوائد از حضرت مولانا خرم علی صفحہ ۸-۹)

قدوری کتاب کی شرح میں لکھا ہے کہ:۔

''اگر کوئی شخص دہریہ ہو یا بت پرست یا خدا کو مانتا ہو لیکن اس کے ساتھ اور بھی خدا مانتا ہو تو ایسا شخص اگر صرف لا الہ الا اللہ کہدے تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ اسلام کے منکر ان کلموں کے کہنے سے احتراز کرتے ہیں جب ان دونوں کلموں میں سے کسی ایک کلمہ کا بھی وہ اظہار کردے تو اسے غیر مسلموں کے زمرے سے خارج کردیا جائے گا اور اسے مسلمان قرار دیا جائے گا''۔ (لسان الحکام فی معرفت الاحکام از امام محمد بن شحنہ حنفی صفحہ ۲۵۴)

پس ان واضح ارشادات واحکامات کے برعکس بالکل اُلٹ احرار کا مُلا دوڑ رہا ہے کہاں آنحضرت ﷺ کے احکامات اور کہاں ملا کی دجل فریب ودہشت گردانہ چیخیں؟ جو اس مسلک کے مخالف مسلک رکھتا ہو وہ مسلمان کافر ہے۔

شیعی رسالہ ''المنتظر'' لاہور نے ۱۹۷۰ء میں لکھا کہ:

''جمعیت کا منشور مرتب کرنے والوں نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ اپنے سواد دسرے اسلامی فرقوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کیلئے بھی دفعہ شامل کردی ہے ختم نبوت کا تو بہانہ ہے ورنہ لفظ (وغیرہ) میں اتنی گنجائش موجود ہے کہ مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی اسلام کے کسی بھی فرقہ کو غیر اسلامی بنا کر رکھدیں گے''۔(المنتظر لاہور ۵ فروری ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۰)

بدقسمتی سے آج کی دنیا میں دیانتدار صحافیوں کا فقدان ہے مغربی میڈیا اسلام دشمنوں کے ساتھ ہو کر اسلام اور آنحضرت ﷺ کی بلند بالا شان میں گستاخی کا مرتکب بن رہا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صداقت کو اس کی اندھی آنکھیں دیکھنے سے قاصر ہیں اور یہاں بعض مسلمان صحافی کہلانے والے بے ضمیر لوگ صحافت کا خون کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کامل عاشق زار حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی صداقت کو جان کر چند پیسوں کیلئے یا ملا کے کفر کے فتویٰ کے خوف سے اندھے بن کر جو ملاَّ دیتا ہے اُسے اپنے اخبار میں چھاپ کر بے ضمیری کا ثبوت دیتے ہیں اور ایسے ہی اخباروں سے آگ لگتی ہے گھر جلتے ہیں معصوموں کی جانیں جاتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے متعلق دیانتدار صحافیوں کی آراء

مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست فرماتے ہیں:

اُس وقت کے آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کررہے تھے اِکے دُکے جو عالم دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموس شریعت حقہ کے تحفظ میں معروف ہوگئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا اُس وقت (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اُترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اُپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کرلیا۔مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کردیئے اسلام کے متعلق ان کے بعض مضامین لاجواب ہیں'' (تحریک قادیان صفحہ 208-209)

مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ نے لکھا:

(حضرت مرزا صاحب) مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا......اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں......اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے'' (کرزن گزٹ دہلی جون 1908)

مولانا عبد الحلیم شرر: ''احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اس قوت اور شان سے قائم رکھ کر اس کی مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے...... خلاصہ یہ ہے کہ بابیت اسلام کو مٹانے کو آئی ہے اور احمدیت اسلام کو قوت دینے کیلئے اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی اسلام کی سچی اور پرجوش خدمت ادا کرتے ہیں دوسرے مسلمان نہیں۔(رسالہ دلگداز لکھنؤ ماہ جون 1926)

پس آج ان دلیر اور دیانتدار صحافیوں کی طرف منسوب ہونے والے صحافی غنڈے مولویوں کی زبان بولنے والے دہشت گرد احرار کے مُلا کے پیچھے پھرتے ہیں اللہ ان کو معاف کرے سچ کا ساتھ دینے کی توفیق دے۔ ☆

شجر احمدیت کا ایک میٹھا پھل

مولانا بشیر احمد طاہر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

(سید قیام الدین برق مبلغ بنارس)

کوئی کیا جانے کہ اس کائنات آب وگل میں کتنے لوگ آئے اور چلے گئے ہاں کچھ لوگ ہیں جن کو تاریخ کے اوراق نے اپنے سینے میں محفوظ کرلیا ہے جو محض اپنی قابلیت صلاحیت سے جانے جاتے ہیں۔ شاخ تازہ کے ان مہکتے پھولوں میں سے ایک نہایت شگفتہ پھول محترم مولانا بشیر احمد صاحب طاہر فاضل مرحوم پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان بھی ہیں جن کی ملی خدمات اور خاص کر حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کی تیار کردہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمات خوشبو کی طرح زندہ جاوید ہیں اور جن کے کردار مانند مہ ونجوم جھلملا رہے ہیں۔ مولانا موصوف نہایت خوشخو۔ وضعدار، نیک طینت اور پابند اوقات تھے ہر کام میں لگن پابندی جوش اور وضعداری آپ کی عادت تھی آپ دینداری تورع تقویٰ اورحزم واحتیاط میں اپنا ایک مخصوص مقام رکھتے تھے۔

مولانا موصوف کچھ عرصہ صاحب فراش تھے آخر کار تقدیر الٰہی غالب آئی اور آپ اس دار فانی کو خیر باد کہہ کر ملک بقاء کو تشریف لے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ وفات 7 فروری 2005ء ہے موصوف ایک عالم باعمل اور سچے خادم دین متین عاشق احمدیت تھے۔ احقاق حق و ابطال باطل آپ کا نمایاں وصف تھا۔

جامعہ احمدیہ قادیان میں درس وتدریس کو زندگی بھر اوڑھنا اور بچھونا بنانے کا فخر آپ کو حاصل رہا آپ ہمیشہ طلباء کو مستحکم کرنے کیلئے جامعہ احمدیہ کی تدریس کی طرف خوب ذوق وشوق کے ساتھ خصوصی دھیان دیتے رہے حقیقی معنوں میں اگر دیکھا جائے تو مولانا تا حیات جامعہ احمدیہ میں درس وتدریس کی خدمات کو سرانجام دینے میں کافی شاداں وفرحاں نظر آتے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ آپ کو تدریسی معاملات میں خاص مہارت حاصل تھی آپ کو طالب علموں سے بہت شفقت اور محبت تھی آپ طلباء کے دُکھ سُکھ کا بھرپور طریق پر خیال رکھنے کی سدا کوشش کرتے رہے۔ اس قدر تمہیدی بیان کے بعد خاکسار اب یہ کہنا چاہتا ہے کہ محترم مولانا بشیر احمد طاہر مرحوم ایک مثالی عاشق احمدیت تھے۔ مرحوم کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے سچی محبت اور اُلفت تھی جسے صفحہ قرطاس پر منتقل کرنا مجھ جیسے کمزور کم علم کیلئے یقیناً مشکل اور دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تاہم چند ایک شیریں واقعات کو اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے جس سے کہ آپ کی سیرت اور کردار سازی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

خاکسار کا جب سے شہر بنارس میں بحیثیت مبلغ سلسلہ تقرر ہوا مولانا بیحد خوش ہوئے اور خاکسار کو کئی ایک بار اپنے قریب بلا کر مواعظ حسنہ سے نوازا خاص کر مولانا خاکسار کو ایک مخصوص قسم کے جوش اور جذبہ سے سرشار ہوکر یہ کہتے رہے کہ دیکھو بنارس سے علاقہ گورکھ پور نسبتاً قریب ہے جو کہ میرا آبائی وطن ہے۔ (واضح رہے موصوف کا آبائی وطن ہاٹا علاقہ گورکھ پور میں ہے موصوف کا پورا خاندان ہندو برادری کے معزز گھرانے سے تعلق رکھتا ہے آپ کا خاندان پنڈتوں کا خاندان ہے مولانا موصوف ہندو سے احمدی مسلمان ہوئے تھے) کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ (مراد خاکسار) میرے علاقہ میں احمدیت کی فروغ و اشاعت کی کوشش کرتے چنانچہ خاکسار نے مولانا کے مشورہ کے مطابق اس علاقہ کا تبلیغی دورہ کیا بعد میں پھر جب آپ کو حالات سے آگاہ کیا تب موصوف نے بے حد خوشی کا اظہار کیا ایک مرتبہ خاکسار کو جلسہ سالانہ قادیان کے دوران اپنے دولت خانہ میں بلا کر علاقہ گورکھپور کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارہ میں جانکاری حاصل کی ساتھ ہی اس خواہش کا اظہار کیا کہ علاقہ گورکھپور میں باقاعدہ مشن ہاؤس کھولنے کیلئے کوشش کریں میں نے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے جو کچھ بھی دُشواریاں تھیں وہ بیان کردیں تب مولانا موصوف جوش میں آگئے اور خاکسار کو مخاطب کرکے جو فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ نے فرمایا: ’’دیکھو میں ہاٹا‘‘ قصبہ نزد گورکھ پور کا رہنے والا ہوں میراث میں میرے حصہ کی معقول جائیداد ہے اگر احمدیت کی تبلیغی سرگرمی میں تیزی آئی اور مشن کیلئے زمین کی ضرورت ہوتو پھر میری آبائی زمین حاضر ہے جب کہو میں قادیان سے خود علاقہ گورکھپور کا سفر اختیار کرکے زمین مرکز کے نام رجسٹریشن کروا سکتا ہوں!! اللہ اللہ کیسا جذبہ کیسا خلوص تھا اس مردِ مجاہد میں اس عاشق احمدیت میں۔

ایک مرتبہ مولانا موصوف نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کس طرح گورکھپور سے قادیان آئے پھر کس طرح ان کے رشتہ داروں نے ان کو پھر سے اپنی برادری میں ملانے کی کوشش کی یہ سارے واقعات خوب سنوار کر بیان کرنے لگے نیز یہ بھی بتایا کہ قادیان سے ایک مرتبہ ایک احمدی بھائی میرے آبائی وطن قصبہ Hata میرے گھر گئے میرے بھائی (جو کٹر قسم کے ہندو پنڈت ہیں) قادیان کے احمدی بھائی کو اپنے کھیت پر لے گئے اور احمدی بھائی کو نہایت فخریہ انداز میں بتایا کہ ’’دیکھو یہ حدنگاہ تک جو ساری سبز ہریالی لہلہاتی کھیتیاں ہیں یہ سب ہماری ہیں اور ہمارا جو رہائشی مکان ہے وہ بھی خوب عمدہ ہے، مگر دیکھو ہمارا ایک بھائی پنجاب میں کہاں پڑا ہے اُس کے پاس کیا ہے؟ اس کو یہ سب میسر کہاں؟ پھر میرے بھائی قادیان سے گئے ہوئے احمدی دوست سے یوں گویا ہوئے کہ میں خود قادیان گیا ہوں اور دیکھا ہے کہ میرا بھائی کہاں رہتا ہے کس گھر میں رہتا ہے۔ معمولی سی اینٹوں سے جڑے ہوئے ایک مکان میں رہتا ہے مولانا طاہر صاحب نے فرمایا جب یہ ساری باتیں میرے علم میں آئیں تو مجھے وقتی طور پر کچھ عجیب سا لگا مگر میں جانتا تھا کہ جس ایمانی دولت سے خدا تعالیٰ نے مجھے مالا مال کیا ہے وہ سب میرے بھائیوں کے نصیب میں کہاں؟ پھر مولانا صاحب نے تحدیث نعمت کے طور پر کہا۔

’’ایمانی دولت سے مالا مال کے علاوہ میرے غیور خدا کو میرے پنڈت بھائی کی وہ متکبرانہ باتیں پسند نہ آئیں جو انہوں نے ایمان کے بالمقابل فخریہ طور پر اپنے عمدہ مکان اور تا حدنگاہ ہرے بھرے لہلہاتے کھیت دکھائے تھے اللہ تعالیٰ نے اس بیان کے چند سال بعد ہی خاکسار کو ایک عمدہ کشادہ خوبصورت مکان عطا کردیا فالحمد للہ علی ذالک اور میرا یہ رہائشی مکان جاذب نظر اور کشش کے لحاظ سے میرے بھائیوں کے مکان سے کہیں بہتر ہے‘‘۔

ایک مرتبہ مولانا موصوف نے میرے ہاتھ میں ایک تاریخی نوعیت کی کتاب دیکھی اور بولے یہ کون سی کتاب ہے؟ جواباً میں نے کہا فلاں کتاب ہے اور اس کے اندر یہ مضمون بیان ہوا ہے تب موصوف ناصحانہ انداز میں کہنے لگے ’’یہ سب کیا پڑھتے ہو بھئی بس مجھے تو جماعتی کتاب سے محبت ہے اور میں زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اور جماعتی کتابیں دیکھنا پسند کرتا ہوں‘‘۔ ساتھ ہی فرمایا دیکھو دوسری کتابیں ضرور دیکھو پڑھو مگر تم کو وہ روحانیت نہیں ملے گی جو جماعتی لٹریچر میں موجود ہے‘‘ خیر یہ بھی ایک عاشقانہ انداز ہے اس عاشق احمدیت کا۔

مولانا صاحب کو بیماری کے بڑھ جانے کے پیش نظر لدھیانہ کے معیاری ہسپتال میں داخل کیا گیا اور علاج و معالجہ کا سلسلہ شروع کیا گیا مگر جب حالت قابو سے باہر ہوگئی اور مولانا صاحب نے کچھ ایسی بات محسوس کی تب موصوف نے عیادت کرنے والوں سے کہا کہ بس مجھے اب قادیان لے چلو میری فوج وہاں ہے اور باقی فوج میدان میں ہے (مراد جملہ مبلغین کرام جو مولانا صاحب موصوف کے شاگرد ہیں) بہرکیف یہ بھی ایک وفور محبت کا مثالی انداز ہے آخر کار تقدیر الٰہی غالب آگئی اور آپ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

❁❁❁

امریکہ ہر قسم کی انسانی کلوننگ پر پابندی کی حمایت کرتا ہے

درج ذیل حقائق نامہ ان سات حقائق ناموں کی سیریز کا حصہ ہے جن میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 59 ویں اجلاس میں امریکی مقاصد کی وضاحت کی جائے گی۔ انسانی کلوننگ Cloning یعنی کسی جسم نامیہ کی مماثل پیدائش پر پابندی لگانا۔ چونکہ ہم انسانی زندگی سنوارنا اور زیادہ بہتر بنانا چاہتے ہیں اس لئے ہمیشہ انسانی توقیر وفضیلت کا تحفظ کرنا چاہئے لہٰذا انسانی کلوننگ کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے ہی ہمیں اس کی راہ روک دینی چاہئے۔

امریکی موقف

امریکہ ہر قسم کی انسانی کلوننگ پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کی حمایت کرتا ہے۔ مقصد خواہ کچھ بھی ہو انسانی کلوننگ غیر اخلاقی اور قابل ملامت عمل ہے کیونکہ یہ شرف انسانی کے منافی ہے امریکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 59 ویں اجلاس میں کوسٹاریکا کی مجوزہ قرارداد مشترکہ طور پر پیش کرنے والے کئی ملکوں کے گروپ کے ساتھ مل کر ہر قسم کی انسانی کلوننگ پر پابندی کے بین الاقوامی کنونشن کے مسودے کی تیاری میں حصہ لے گا۔

انسانی کلوننگ کیا ہے؟

کلوننگ کے عمل Somatic Cell Nuclear Transfer کے نتیجے میں انسانی جنین Embryo وجود میں آتا ہے تولیدی Reproductive کلوننگ میں اس جنین کو نشوونما کیلئے عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے ’’معالجاتی‘‘، ’’تحقیقی‘‘ اور ’’تجرباتی‘‘ کلوننگ میں Stem Cells کو جنین سے الگ کیا جاتا ہے اس طرح یہ نوزائیدہ انسانی جان ضائع ہو جاتی ہے۔ ایسی پابندی جس میں انسانی تولیدی Reproductive اور تجرباتی کلوننگ میں تفریق اور امتیاز سے انسانی جنین کو ہلاک کرنے کیلئے اسے وجود میں لانے کا اختیار مل جائے اس سے تحقیق و تجربے کی اہمیت انسانی جان سے بڑھ جائے گی۔ تجرباتی جینیاتی کلوننگ کی وجہ سے نوزائیدہ یا ابتدائی شکل میں انسانی جان استحصال اور تباہ کئے جانے کیلئے ایک قومی وسیلہ بن جائے گی جس سے فرد کی توقیر وفضیلت کا احساس ختم ہو جائے گا ایسی جزوی پابندی جس کے تحت تولیدی کلوننگ ممنوع ہو لیکن معالجاتی تحقیق اور تجرباتی کلوننگ کی اجازت ہو وہ امریکہ اور کئی دوسرے ملکوں کو قبول نہیں ہے۔

Stem-Cell Therapy علاج معالجہ

امریکہ Stem-Cell Therapy کے امید افزا شعبے میں مسلسل تحقیق کی حمایت کرتا ہے۔ امریکہ میں انسانی جنیاتی Stem-Cell اور ’’بالغ‘‘ Stem-Cell دونوں پر تحقیق کو قانونی حیثیت حاصل ہے اور اس مقصد کیلئے وفاقی حکومت کی جانب سے فنڈ مہیا کیا جاتا ہے تاہم انسانی جنیاتی (Embryonic) Stem-Cell پر تحقیق کیلئے وفاقی فنڈز کے استعمال کے سلسلے میں اہم اخلاقی پابندیاں عائد ہیں اور اس امر کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ وفاقی فنڈز انسانی جنین کی مزید تباہی کا باعث نہ بنیں۔ خاص طور پر تحقیق کیلئے وفاقی فنڈز استعمال کرنے والے محققین صرف ایسے Stem-Cells استعمال کرسکتے ہیں جو اس پالیسی کے اعلان سے قبل حاصل کئے جاچکے تھے وفاقی فنڈز سے استفادہ کرنے والے محققین نئی Stem-Cells Lines حاصل کرنے کیلئے نئے تباہ شدہ جنین استعمال نہیں کرسکتے۔ وفاقی حکومت بالغ Stem-Cells پر تحقیق کیلئے کافی مدد دیتی ہے کیونکہ اس میں انسانی جنین تباہ نہیں ہوتے۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران شائع ہونے والی بہت سی سائنسی رپورٹس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی جسم کے بافتوں Tissues اور پیدائش کے بعد نال Umbilical cord اور جفت جنین Placenta (یہ عضلات جنین کو رحم مادر میں آنول کے ذریعے غذا مہیا کرتے ہیں اور فضلات کو خارج کرتے ہیں) میں پائے جانے والے بالغ Stem-Cells میں خود کو دوسری بافتوں Tissues اور Cell Types کی شکل میں ڈھالنے کی صلاحیت کے علاوہ ان میں اپنی مرمت اور ٹوٹ پھوٹ کی اصلاح کرنے اور تباہ شدہ اور بیمار بافتوں کی تجدید اور تخلیق نو کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ طبی اداروں میں آزمائشی تجربات کے دوران بالغ Stem-Cells سے مختلف بیماریوں مثلاً جسم میں رعشے Parkinson's Disease ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ بافتوں کے موٹا اور سخت ہوجانے کی بیماری Multiple Sclerosis اور Sickle Cell anemia یعنی ہلال کی شکل کا خون کا وہ سرخ خلیہ جس میں ہیموگلوبین کی کمی خون کے ایک مہلک مرض کا باعث بن جاتی ہے بالغ Stem Cells سے عمل طب Medicine کے فروغ اور مختلف امراض سے نجات میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

تمام ممالک کی مدد درکار ہے

انسانی کلوننگ کی اجازت دینے کا مطلب ایک ایسے معاشرے کی جانب پیش رفت کرنی ہوگی جس میں انسانی جسم کے فاضل اعضا حاصل کرنے کیلئے ایسے انسان اور بچے وجود میں لائے جائیں گے جن کے اعضا حسب خواہش ہوں۔ ہم انسانی جان کی ایسی ناقدری اور بے حرمتی کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہم تمام ممالک پر زور دیں گے کہ وہ انسانی کلوننگ کے حوالے سے ہر قسم کی تحقیق و تجربات اور اطلاق وغیرہ کو ممنوع قرار دیں۔

(بحوالہ ہفت روزہ ’’لاہور 11 دسمبر 2004ء)

❁❁❁

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

☆حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی شرکت ☆مرکزی علماء، بیرونی صوبہ جات سے امراء کرام، مبلغین و معلمین کرام، اندرونی و بیرونی صوبہ جات سے نومبائعین، غیر از جماعت علماء وسیاسی لیڈران پر مشتمل ۷۰۰۰ سے زائد افراد کی شرکت ☆روشنی، صفائی، بک سٹال کے علاوہ مہمانان کے لئے قیام وطعام کا بہترین انتظام ☆M.T.A قادیان کی ٹیم کی کوریج، لوکل کیبل کے ذریعہ ہر گھر میں نیز زنانہ جلسہ گاہ میں جلسہ سالانہ کی براہ راست نشریات،

امسال جلسہ سالانہ کیرنگ میں شرکت کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے۔ 18.3.05 کو ایئر پورٹ بھوبنیشور پر ٹھیک پونے دو بجے آپ کا شاندار طریق پر استقبال کیا گیا۔ آپ نے نماز جمعہ ''مسجد حمد'' بھوبنیشور میں ادا کی بعدہ جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ استقبالیہ ٹیم نے بھی بھونیشور سے کیرنگ کا سفر اختیار کیا۔ خوردہ بائی پاس جو کہ کیرنگ سے ۱۵ اکلومیٹر دور ہے۔ میں کثیر افراد جماعت احمدیہ کیرنگ استقبال کے لئے انتظار میں کھڑے رہے۔ آپ کی گاڑی پہنچتے ہی فضاء نعرہائے تکبیر سے گونجنے لگی۔ اور آپ کے اعزاز میں جہاں افراد جماعت جمع تھے وہاں احمدی احباب کی ۳۰۰ سے زائد گاڑیوں کی قطار اور حکومت کا ایک حفاظتی دستہ ہمراہ اعلیٰ عہدیداران آپ کے ساتھ چل رہا تھا۔ یہ سفر تقریباً ۲۵ کلومیٹر تک رہا۔ آپ رات ۱۰ بجے کیرنگ جماعت میں پہنچے اطفال اور لجنہ مسجد میں انتظار کر رہے تھے انہوں نے بھی استقبال کیا۔ آپ نماز مغرب وعشاء کے لئے جامع مسجد تشریف لائے بعد نماز آپ نے حاضرین سے ملاقات کی۔

افتتاحی پروگرام: 19.3.05 کو ٹھیک 10:00 بجے حضرت صاحبزادہ صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ آپ کی صدارت میں جلسہ کا پروگرام شروع کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی اکبر خانصاحب مبلغ سلسلہ نے کی نظم مکرم مولوی مقصود علی صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ سپاسنامہ مکرم سیف الرحمان صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے پڑھا۔ بعدہ آپ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ ازاں بعد مکرم یامین خان صاحب معلم سلسلہ نے نظم پڑھی اور مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولوی اسماعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال واسام نے تقریر کی۔

دوسرا اجلاس مکرم سید طاہر احمد صاحب کلیم امیر جماعت احمدیہ اڑیسہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم قاری عبد الغفار صاحب کی تلاوت اور مکرم اسرائیل احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی جمال شریعت احمد صاحب مبلغ سلسلہ، جناب ڈاکٹر دلیپ سری چندن صاحب سابقہ ایم ایل اے، مکرم مولوی شیخ علاؤالدین صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت قادیان، مکرم مولوی عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت نے تقریر کی دوران جلسہ عزیز فاتح الدین، مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ کرناٹک نے کی۔ نظم عزیز ناصر احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولانا ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی حلیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ چھتیس گڑھ، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت، مکرم سید بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ جھارکھنڈ نے تقریر کی جبکہ اطفال نے قصیدہ پیش کیا اور ''برہم کماری سنستھا'' کے نمائندے نے بھی تقریر کی۔ بعدہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مہمان خصوصی نے لجنہ سے خطاب فرمایا آپ کے خطاب کو لوکل کیبل کے ذریعہ مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنا گیا۔

دوسرے دن کا آخری اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب مہمان خصوصی شروع ہوا، مکرم مولانا عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کرڈاپلی کی تلاوت عزیز شیخ وسیم احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم مکرم مولانا شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید، مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے تقریر کی اور عزیز فاتح الدین ومحمد شمیم نے نظم پڑھی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اور دُعا کرائی۔ اس سالانہ جلسہ میں جہاں ایم ٹی اے ٹیم قادیان نے کوریج کی وہاں لوکل کیبل والوں نے بھی اس جلسہ کی مکمل کوریج کی نیز اخباری نمائندگان ETV اڑیسہ نیز اخبار دھرتری، اخبار سمیا، سماج، سمباد، کے نمائندگان نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے انٹرویو لیا۔ اور مقامی علاقہ میں جلسہ کی تشہیر کی۔ اس کے علاوہ مقامی وعلاقائی ریڈیو میں بھی جلسہ سالانہ کیرنگ کی خبر نشر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ کیرنگ ہر لحاظ سے کامیاب وبابرکت رہا۔

(اسماعیل احمد خان مبلغ سلسلہ کیرنگ)

جماعت احمدیہ چتورا گرارم میں جلسہ

ایسٹ گوداوری آندھرا میں جماعت احمدیہ چتورا گرارم میں مورخہ 13.3.05 کو تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں علاقہ ایسٹ گوداوری سے ارد گرد کے لوگ بھی شامل ہوئے۔ اسی طرح معلمین بھی شامل ہوئے۔ اجلاس مکرم شیخ حاجی صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد معلمین کرام نے تقریر کی۔ اسکے بعد خاکسار نے تلگو زبان میں تقریر کی۔ املاپورم جماعت سے بھی دو نمائندے تشریف لائے تھے مکرم محبوب صاحب R.T.C مکرم احمد خانصاحب ان دونوں نے بھی اپنے اپنے انداز سے تقریر کی۔ اجلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ بعدہ معلمین کی میٹنگ ہوئی۔ اس علاقہ میں مخالفت کی ہوا چل رہی ہے۔ اس مخالفت کے ختم ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

جماعت احمدیہ مرملا آندھرا میں عارضی مسجد کا قیام

علاقہ ایسٹ گوداوری زون آندھرا جماعت احمدیہ مرملا میں ایک عارضی مسجد بنائی گئی ہے۔ جس کے لئے مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا نے بھرپور تعاون دیا۔

1.4.05 بروز جمعۃ المبارک مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ املاپورم سے بھی چند نمائندے شامل ہوئے۔ خاکسار نے اس موقعہ پر مسجد سے بھرپور استفادہ کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ گاؤں کے ایک معزز ہندو رئیس نے بھی اس میں شرکت کی۔ اور جماعت احمدیہ کی تعلیم دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور لوگوں میں نئی روحانی تبدیلی پیدا فرمائے۔

(محمد خیر اللہ نائب سرکل انچارج ایسٹ گوداوری)

یادگیر میں تربیتی کلاسز

جماعت احمدیہ یادگیر میں باقاعدگی کے ساتھ تعلیمی وتربیتی کلاسز لی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر روز بعد نماز فجر تفسیر کبیر کا درس اور بعد نماز مغرب احادیث شریف اور ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا جاتا ہے۔ تعلیمی وتربیتی لحاظ سے ہر روز بعد نماز مغرب اطفال وناصرات کی کلاسز مسجد میں لی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ کی ہفتہ میں دو دفعہ تربیتی اور ترجمۃ القرآن کی کلاسز لی جاتی ہیں۔ محلہ وار ناصرات، اطفال، ولجنات کی کلاسز لی جاتی ہیں۔ اس ماہ بعد نماز مغرب اطفال وناصرات کی گیارہ کلاسز لی گئیں۔ خدام الاحمدیہ کی دو اور وقف نو بچوں کی تین دفعہ اسپیشل کلاس لی گئی۔

یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ علاوہ ازیں گلبرگہ، تماپور، اور دیودرگ جماعت میں تربیتی دورہ جات کر کے وہاں یوم مصلح موعودؓ کا جلسہ کیا گیا۔

(ظہور احمد خان خادم سلسلہ یادگیر)

خدام الاحمدیہ بنگلور کا تربیتی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کے تحت 6.3.05 کو تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ رکھا گیا۔ تلاوت، عہد، نظم کے بعد مکرم بشیر الدین صاحب نے تقریر کی۔ نظم کے بعد ''نشان آسمانی'' تصنیف لطیف سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا درس ہوا۔ اس کتاب کا تعارف اور ایک حصہ مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھ کر سنایا۔ نیز اسکی غرض وغایت سے خدام کو آگاہ کیا۔ آخر میں مکرم صدر اجلاس نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس انصار اللہ قادیان کا تربیتی جلسہ

شعبہ تربیت نومبائعین کے تحت 27.2.05 کو مسجد احمدیہ محلہ دھرم پورہ میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید نائب زعیم اعلیٰ اول مجلس انصار اللہ قادیان منعقد کیا گیا۔ تلاوت، عہد کے بعد مکرم حافظ اسلام الدین صاحب منتظم تربیت نومبائعین نے تقریر کی صدارتی خطاب ودعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ جلسہ میں قریباً چالیس نومبائع مرد وزن نے شرکت کی۔ آخر میں تمام حاضرین کی مجلس کی طرف سے تواضع کی گئی۔

(عبد الوکیل نیاز زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

برنو ہماچل پردیش میں

جماعت ہائے احمدیہ ہماچل کی چھٹی سالانہ کانفرنس

☆محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بھارت کی شرکت۔☆مختلف مذاہب کے علماء ولیڈران وافسران کی شرکت وخطابات☆گورنر صاحب ہماچل اور وزیر اعلیٰ ہماچل کے پیغامات۔☆پریس کانفرنس۔مفت میڈیکل کیمپ۔ٹی وی واخبارات میں نمایاں خبریں۔

جماعت ہائے احمدیہ ہماچل پردیش کو چھٹی سالانہ کانفرنس مورخہ 10 اپریل 2005ء بروز اتوار بمقام برنو ضلع اُونہ ہماچل میں جماعتی روایات کے مطابق نہایت ہی کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ صوبہ ہماچل کے مختلف مذہبی وسیاسی افسران کو دعوتی کارڈ دیئے گئے مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد۔مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ۔صوبائی قائد مکرم اظہر احمد خادم ومکرم عزیز احمد صاحب نائب صوبائی قائد ہماچل اور ہماچل کے نومبائعین خدام واطفال نے بڑی محنت سے کانفرنس کے انتظامات کئے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ پیشوایان مذاہب کا آغاز ہوا۔قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ محترم عزیز احمد صاحب نائب صوبائی قائد ہماچل نے ہندی میں پیش کیا مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا جلسے کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے بعنوان ''سیرت آنحضرت ﷺ کے پہلو اسلامی مساوات'' پر کی۔دوسری تقریر مکرم سنت بہادر سنگھ جی گوردوارہ قلعہ بیدی صاحب نے کی بعدہ فادر جمیس صاحب اور مختلف مذاہب کے سکالرز نے تقاریر کیں اس اجلاس میں علاقہ کے دو ایم ایل اے صاحبان مکرم قمر صاحب اور مکرم ست پال ستی صاحب نے بھی شرکت کی جنہوں نے اپنی تقاریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایسے جلسے کرکے لوگوں میں محبت کی فضاء قائم کررہی ہے۔اور ہم جماعت احمدیہ کو اس کی مبارک باد دیتے ہیں۔اور ایسے جلسوں میں ہر طرح کے تعاون اور مدد کا وعدہ کرتے ہیں۔اسی طرح B.R کمل صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج اونہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کو اس جلسہ کی مبارک باد دیتا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ یہاں ایک سٹیج پر ہم سب جمع ہیں اور مجھے اسلام کی امن پسند تعلیم جاننے کا موقعہ ملا۔بعدہ چند بچوں نے ملکر خوش الحانی سے گوکل والے شام کنہیا نظم پیش کی اس کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے تقریر فرمائی۔آپ نے اپنی تقریر میں حاضرین جلسہ کو مخاطب کرکے بتایا کہ اس پنڈال میں جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر مذاہب کے بانیان کی عظمت کے متعلق بینرز لگائے گئے ہیں یہ کسی کو خوش کرنے کیلئے نہیں بلکہ قرآنی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ دل سے ان سب کی عزت کرتی ہے۔جو خواہ دنیا کے کسی خطہ اور علاقہ میں خدا کی طرف سے ہادی آئے اور عملی طور پر بھی آج جماعت احمدیہ کی طرف سے بنائے گئے اس سٹیج پر تمام مذاہب کے مذہبی راہنما تشریف فرما ہیں۔اس کے بعد مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے گورنر صاحب ہماچل اور وزیر اعلیٰ صاحب ہماچل کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو انہوں نے اپنی نیک خواہشات کے ساتھ جلسے کیلئے بھیجے تھے۔اس جلسہ کیلئے میئر صاحب شملہ نے بھی اپنا پیغام ارسال کیا تھا۔نیز مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے شکریہ احباب ادا کیا یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اجلاس سے قبل مکرم دانیش کمار یادو S.S.P صاحب اونہ بھی جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور جلسہ کرنے پر اپنی نیک خواہشات کے ساتھ خوشی کا اظہار کیا۔اسی طرح ڈی سی صاحب اونہ نے بھی ملاقات کے دوران جلسہ کرنے پر اظہار خوشی کیا۔آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے قرآنی تعلیمات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک نصائح اختصار سے بیان فرمائیں اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔اس کانفرنس میں شامل ہونے والے احباب وخواتین کی تعداد تین ہزار سے زائد تھی تمام مذہبی وسیاسی لیڈروں نے اپنی اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو بہت سراہا۔کانفرنس سے قبل سہ روزہ فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں قادیان سے محترم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر دلاور خان صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ نہایت احسن رنگ میں خدمات سرانجام دیں۔کانفرنس کے پروگرام کا آغاز ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شاندار رنگ میں گلپوشی کے ساتھ ہماچل کے نومبائعین نے استقبال کیا۔اس موقعہ پر ایک پریس کانفرنس کی گئی جس میں 18 نمائندگان نے شرکت کی کانفرنس کے اگلے روز گیارہ اخبارات نے جماعت احمدیہ کے تعارف جماعت کی سماجی ومذہبی اور قومی یکجہتی پر کی جانے والی خدمات پر مشتمل تفصیلی خبریں بڑے بڑے فوٹوز کے ساتھ شائع کیں کانفرنس کے آخر میں آنے والے معززین اور جماعت کے مقرر کردہ دینی نصاب کے مطابق صوبہ ہماچل میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے افراد کی خدمت میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تحائف اور انعامات تقسیم فرمائے۔کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے ہماچل کے داعیان الی اللہ معلمین ومبلغین قائد صاحب صوبائی ہماچل نے بہت محنت کی۔ (محمد نذیر احمد مبشر مبلغ سلسلہ ہماچل)

درخواست دعا

○ مکرم سرفراز احمد صاحب آف اڑیسہ ٹرک چلاتے ہیں ہر مصیبت سے بچنے،والدین اور اہل وعیال کی صحت وتندرستی کے لئے (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

○ مکرم رئیس احمد صاحب صدیقی کانپور کا بیٹا لئیق احمد ''وقف نو'' Growth Hrmoons کی وجہ سے کمزور ہے کامل نشوونما اور شفایابی کے لئے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب طاہر عرصہ چھ سال سے سعودی عرب ریاض میں ہیں۔کاروبار میں برکت اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

○ مکرم مرزا احمد صاحب منان لندن اسسٹنٹ اخبار الفضل انٹرنیشنل گذشتہ دو ہفتوں سے نمونیہ اور پھیپھڑوں میں پانی آنے کی وجہ سے بیمار ہیں انکی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے

○ مظفر احمد صاحب ندیم معلم سلسلہ جالندھر اور انکی اہلیہ نیز ہر دو کے والدین کی صحت وتندرستی،دینی ودنیوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ کے لئے (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

○ میاں عبدالماجد صاحب آف شاہدرہ لاہور اور انکے اہل وعیال کی صحت وتندرستی،درازی عمر دینی ودنیوی ترقیات کاروبار میں برکت،اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے

○ عزیز محمد احسان اختر آف بھاگلپور بہار کی دینی ودنیوی ترقیات نیک صالح خادم دین بننے کے لئے

○ عزیزہ فرح شاہ،عزیز نجیب احمد شاہ،عزیز وسیم احمد شاہ بچگان مکرم ناصر احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گینتوک کی پڑھائی اور امتحان میں نمایاں کامیابی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے (اعانت بدر ۳۰۰ روپے)

○ عزیزہ طاہرہ بیگم آف تالبر کوٹ اور والدین کی صحت وتندرستی درازی عمر دینی ودنیوی ترقیات اور بچی کے روشن مستقبل کے لئے (اعانت ۲۰۰ روپے)

○ مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین صاحب وکیل آف رانچی مرحوم جھارکھنڈ حال لندن نیز انکے اہل وعیال کی صحت وتندرستی درازی عمر دینی ودنیوی ترقیات نیک مقاصد میں کامیابی،اور پریشانیوں کے ازالہ اور مرحوم عزیز واقارب کی مغفرت کے لئے (اعانت ۲۰۰ روپے)

خاکسار کے بھائی مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف بھاگلپور بہت بیمار ہیں۔آپریشن ہونا ہے۔آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت یابی کیلئے خاکسار کے اہل خانہ کی صحت وسلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ نیز نیک خواہشات کے پورا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (ناز سلام۔جماعت احمدیہ شموگہ)

خاکسار کی جملہ پریشانی کے ازالہ کاروبار میں ترقی تمام فیملی وبچوں کی صحت یابی وپڑھائی میں نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(محمد مجیب اللہ خان آف بنگلور)

۔میرے بھائی مرزا لطف الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ ربوہ اور چھوٹے بھائی مرزا عبدالوہاب شوکت جو کہ ایم ٹی اے لندن میں کام کرتے ہیں بہت بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور فعال لمبی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔(مرزا فضل الرحمٰن کینیڈا)

○ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش کی مورخہ 1.4.05 کو گر جانے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی جس کا کامیاب اپریشن ہوگیا مگر بعض پیچیدگیوں کی وجہ سے حالت زیادہ خراب ہوگئی فوری طور پر امرتسر ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔حالت پہلے سے بہتر ہے اور گھر تشریف لے آئے ہیں موصوف کی کامل شفایابی صحت وعمر میں برکت کے لئے اسی طرح مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش،مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش،مکرم عبدالحمید صاحب عاجز درویش،مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش اور بعض دیگر درویشان بھی ضعیف العمری اور مختلف عوارض میں مبتلاء ہیں تمام کی شفایابی اور عمر اور صحت میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو

طالب دُعا یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اخبار بدر کی مالی وقلمی اعانت کرکے عند اللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

ملک کے طول وعرض سے کم وبیش 29 ہزار افراد کی شمولیت۔ جلسہ کے موقع پر مختلف تقاریر کے علاوہ تبلیغی سیمینار، بک سٹال، نمائش، مربیان ومعلمین کی میٹنگز کا انعقاد اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد

(رپورٹ: نسیم احمد بٹ۔ مبلغ سلسلہ نائیجیریا)

تبلیغی سیمینار

۲۳ دسمبر 2004ء کو صبح دس بجے تبلیغی سیمینار کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد نیشنل تبلیغ سیکرٹری Bro.H.A.Folade.Balogun صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ رپورٹ پیش کی۔ اور محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں تبلیغ پر خصوصی زور دیا اور لٹریچر تقسیم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ہر سرکٹ صدر نے اپنی اپنی رپورٹ میں اپنے اپنے علاقے کے مسائل پیش کئے۔ علاوہ ازیں مربیان کرام، معلمین اور داعیان الی اللہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تبلیغی مساعی کو تیز کرنے کے لئے مفید مشورے دیئے۔ محترم عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نے بھی اس موضوع پر خطاب کیا۔

جلسہ سے دو ہفتے قبل نومبائعین داعیان الی اللہ کے ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا تھا جس میں ملک کے مختلف حصوں سے ۳۹ داعیان الی اللہ نے شرکت کی تھی۔ اختتامی دعا سے قبل محترم امیر صاحب نے داعیان الی اللہ میں اسناد تقسیم کیں۔

۲۴ دسمبر بروز جمعتہ المبارک

آج جلسہ کا پہلا دن تھا۔ نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا، نماز فجر کے بعد درسِ قرآن کریم، درسِ حدیث، درسِ ملفوظات ہوئے۔ خطبہ جمعہ محترم امیر صاحب نائیجیریا نے دیا جس میں تربیتی اور اخلاقی معیار بلند کرنے اور غرباء کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پہلا اجلاس

جلسہ کا پہلا اجلاس تنام سوا چار بجے محترم امیر صاحب نائیجیریا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم Hafiz M. Opayemi صاحب نے کی۔ اس کے بعد قصیدہ ایک لوکل نزی نے پڑھا، اس کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ ازاں بعد نیشنل جنرل سیکرٹری نے حضور انور ایدہ اللہ کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا اور آخر میں محترم عبدالخالق نیرّ صاحب مشنری انچارج نے دعا کروائی۔ افتتاحی اجلاس میں ایک لیکچر ہوا جس کا موضوع تھا Operation and blessings of wassiyat جو کہ محترم مولوی زیڈ۔ ٹی۔ ایوب صاحب نے کی۔ اس میں نظام وصیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی۔ تقاریر کا یوروبا اور ہاؤسا زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس اجلاس کی کارروائی لجنہ جلسہ گاہ میں بھی نشر کی گئی۔

مجلس سوال وجواب

ایک مجلس سوال وجواب رات کھانے کے وقفے کے بعد منعقد کی گئی، جس کے منتظم محترم مولوی محمد احمد صاحب شمس صاحب تھے۔ اُن کے ہمراہ مولوی اے۔ جی۔ گیوی صاحب اور محترم Dr.Saeed Timehin صاحب نے سوالات کے جوابات انگریزی، ہاؤسا اور یوروبا زبانوں میں دیئے۔

۲۵ دسمبر بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جس میں حاضرین جلسہ نے بھرپور شمولیت کی، نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم مولوی عبدالرشید ثانی صاحب نے دیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے جلسہ کا دوسرا اجلاس محترم عبدالخالق نیرّ صاحب مشنری انچارج کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس میں دو لوکل گورنمنٹ کے چیئر مین صاحبان تشریف لائے۔ ایک چیف محترم Umer. O Lapinni. آئے اور ایگریکلچر یونیورسٹی ابے کوٹا کے وائس چیئر مین کے نمائندہ اور محترم عبدالرازق صاحب مسلم یونیس سوسائٹی کے سیکرٹری تشریف لائے۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مولوی عبداللطیف انوری صاحب نے کی اور قصیدہ محترم توفیق عبدالسلام صاحب نے پڑھا اور ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد "Life and works of Hazrazt Umar bin Khatab" جو کہ محترم معلم صاحب A.L.Owoade نے تقریر کی۔ اس کے بعد دوسری تقریر Ahmadiyya : The present Day Ark of Noah ہوئی جو کہ محترم Dr, saeed timehim صاحب نے دیا جس میں اسلام واحمدیت کا تعارف کروایا گیا۔

بعض مہمانوں نے بھی اس اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی نمایاں خدمات کا اعتراف کیا۔ اور لوکل گورنمنٹ کے چیئر مین صاحب نے ایک لاکھ نائرے کا تحفہ بھی جماعت کو دیا۔ مہمانوں نے جماعت کے اداروں ہسپتال اور سکولوں کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے مزید سکول کھولنے کی بھی درخواست کی۔

اس اجلاس کے آخر پر محترم عبدالخالق نیّر صاحب مشنری انچارج نے ان تقاریر کے حوالہ سے احباب کو توجہ دلائی، کہ خصوصاً اسلام کی تاریخ یعنی صحابہؓ کا ذکر خیر سُن کر اُن کی زندگی کے مطابق خود بھی عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعد میں کھانے اور نماز ظہر اور عصر کا وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس Maulvi Z.T. Ayyuba Sahib کی زیرصدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم محترم امتیاز احمد نوید صاحب نے "ہے دستِ قبلہ نما لا الہ اِلّا اللّٰہ" بڑے خوبصورت انداز میں پڑھی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر بروز توار

نماز تہجد محترم معلم احمد عبداللہ صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد نماز فجر محترم مولوی محمد امین طاہر صاحب نے پڑھائی اس کے بعد درس ہوا جو کہ محترم Alhaji.A.G. Oladipupo صاحب نے دیا۔

چوتھا آخری اجلاس

آخری اجلاس زیر صدارت محترم امیر صاحب نائیجیریا Alhaji Mash'-hud -Adenrelle Fashola ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد قصیدہ بھی پڑھا گیا اس کے بعد خدام الاحمدیہ نے کرائے شو پیش کیا۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے تقریر کی جس میں احباب جماعت کو نصائح کیں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ دعا سے پہلے احمدی چیف Alhaji Samiu Adenrele صاحب کی نماز جنازہ غائب محترم عبدالخالق نیّر صاحب مشنری انچارج نے پڑھائی اور ۱۱:۴۵ بجے محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور روایتی جوش وخروش کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

نومبائعین

اس جلسہ میں ۴۸۵۳ نومبائعین نے شمولیت کی۔ بعض نومبائعین ۱۶۰۰ کلومیٹر تک کا سفر کرکے پہنچے۔ اور پروگراموں سے لطف اندوز ہوئے۔

بک سٹال

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس میں تراجم قرآن کریم تفسیر صغیر، انگلش ترجمہ، کیلنڈرز اور دوسری مختلف کتب رکھی گئیں۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے کتب خریدیں۔

نمائش

جلسہ کے موقعہ پر خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف تراجم قرآن کریم، لٹریچر کے نمونے اور جماعت احمدیہ کی شاندار تاریخ کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ نائیجیریا کی تصاویر رکھی گئیں۔

مربیان کرام اور معلمین کرام کی میٹنگ

جلسہ کے دوسرے دن مربیان اور معلمین کرام کی میٹنگ محترم امیر صاحب کے ہمراہ ہوئی

عطیات برائے جلسہ سالانہ

جلسہ سے قبل احباب جماعت نے خوراک کے عطیات مہمان نوازی کے لئے بھجوائے۔ جس میں نقدی کے علاوہ گائے، یام وغیرہ بھی بھجوائے۔ نومبائعین نے بھی حصہ لیا۔ الحمدللہ۔

جلسہ کے انتظامات میں نمایاں فرق

جلسہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے تمیں نظامتیں بنائی گئیں۔ جلسہ گاہ میں نظم وضبط، ویڈیو کوریج، ٹریفک کنٹرول، رجسٹریشن، کار پارکنگ، سیکورٹی سسٹم، مارکیٹس اور قیام وطعام تمام شعبوں میں بہتری نمایاں رہی۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا، گیٹ بنائے گئے۔

نائیجیریا کا جلسہ سالانہ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ الارو میں ہوا۔ اس سال خصوصی کوشش کرکے ۱۰۰ لیٹرین اور باتھ روم بنائے گئے، اور لجنہ اماء اللہ کی خصوصی کوشش سے مستقل شیڈ بنائے گئے اور مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے جامعہ احمدیہ کیلئے نئی مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس کا سارا خرچ لجنہ اماء اللہ نائیجیریا ادا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

اس سال نائیجیریا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپریل ۲۰۰۴ء میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت ۳۰ ہزار سے زائد احمدی ملک کے طول وعرض سے اپنے آقا کے دیدار کے لئے جمع ہوئے۔ اور اب دوبارہ احباب جماعت جلسہ کے لئے بڑے ذوق وشوق سے آئے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جلسہ میں شمولیت کی برکات سے نوازے۔ آمین

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی سلمہٗ ...... اسد محمود بانی سلمہٗ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ (14)

حالات میں بھی نہ صرف خود جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنی قوم کا حوصلہ بلند رکھنے کیلئے اور ان کو صبر و استقلال عطا ہونے کیلئے ہر ممکن نصیحت کی اور اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ اپنی زندگی کا پیش فرمایا۔

حضور نے فرمایا یہ آیت جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو سب سے بڑھ کر جرات و بہادری کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے آپ کی اس عملی زندگی کی گواہیاں جو صحابہ کرام نے دی ہیں وہ اس بات پر شاہد ہیں کہ خدائے واحد کا پیغام پہنچانے میں آپ نے جس جرات کا مظاہرہ کیا اس میں اللہ کے علاوہ آپکو کسی اور کا خوف نہ تھا آپ میں یہ خوبی اس وقت بھی تھی جب آپ پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ پہلے ایسی خوابیں دیکھتے تھے جو نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوتی تھیں۔ پھر آپ خدا کی یاد میں غار حرا میں جا کر کئی دن عبادتوں میں مشغول رہنے لگے ایسی غار جو نہایت ویران تھی اور جہاں آپ کے اور آپ کے خدا کے علاوہ کوئی نہ ہوتا تھا ایسی بیابان جگہ میں دن اور رات کو رہنا بغیر بہادری کے اور شجاعت کے انسان کے بس میں نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے ساتھ انسان کو انس اور ذوق ہو جاتا ہے تو پھر دنیا اور اہل دنیا سے بالطبع کراہت ہو جاتی ہے انسان تنہائی میں لذت محسوس کرنے لگتا ہے اور اللہ کے علاوہ اس کو کسی کا خوف نہیں رہتا یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاخوف وخطر کئی کئی راتیں غار حرا میں گذاریں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ نزول وحی کے بعد آپ نے کس قدر جرات و بہادری کے مظاہرے کئے۔ آپکا 13 سالہ دور جو مکی دور تھا جس میں آپ کو ہر طرح سے ڈرایا اور دھمکایا گیا لیکن اس شجاعت کے پیکر نے ذرا برابر بھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ آپ کو اگر فکر رہتی تو صرف اپنے ماننے والوں کی کہ ان پر ظلم وزیادتی نہ ہو۔ مکہ میں آپ تن تنہا دشمنوں سے گھرے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرنے کیلئے اور عبادت کرنے کیلئے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب کفار قریش نے آپ پر آوازے کسے آپ کو اس سے دکھ ہوا لیکن آپ نے نہایت جوش اور جلال اور جذبہ شجاعت سے ان کو جواب دیا کہ اے کفار قریش قسم ہے میری جان کی کہ میں تم جیسوں کیلئے ہلاکت کی خبر لیکر آیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر دیکھیں آپ کی جرات کا وہ واقعہ جب سب سردار اکٹھے ہو کر آپکے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور آپنے سمجھ لیا کہ چچا بھی اب میری مدد نہیں کر سکتے لیکن اس وجہ سے آپ ذرہ برابر بھی مرعوب نہیں ہوئے۔ بلکہ نہایت بہادری اور مردانگی سے جواب دیا کہ اے میرے چچا خدا نے جو کام میرے سپرد کیا ہے میں اس سے ہرگز باز نہیں آسکتا۔ اگر یہ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی لاکر رکھ دیں تو میں خدا کا پیغام پہنچانے سے ہرگز رک نہیں سکتا۔ مکہ کے تیرہ سالہ ظالمانہ دور کے بعد جب آپ ہجرت کیلئے مدینہ تشریف لے جانے لگے تو حضرت ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ جب غار ثور میں آپ نے پناہ لی اور دشمن غار کے منہ تک آپہنچا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دشمن سے خوفزدہ تھے اس پر آنحضرت ﷺ نے انہیں فرمایا ابوبکر ہم دو ہیں اور تیسرا ہمارے ساتھ خدا ہے۔ حضور نے فرمایا اس موقعہ پر آپ خاموش بھی رہ سکتے تھے۔ لیکن ایسے وقت میں بھی آپ نے وحدانیت کے جھنڈے کو بلند کیا اور کمال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ پھر دشمن کے چلے جانے کے بعد آپ نے غار سے نکل کر ہجرت کا سفر شروع فرمایا۔ اس موقعہ پر بھی دشمن آپ کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ آپ اس وقت قرآن مجید پڑھ رہے تھے اور کوئی گھبراہٹ کا اظہار آپ کے چہرہ پر نہ تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی امن پسند طبیعت لڑائیوں اور جنگوں کو نہیں چاہتی تھی۔ لیکن فطری جرات و بہادری کو یہ گوارا بھی نہ تھا کہ اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو پھر پیچھے ہٹا جائے۔ اور یہی نصیحت آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی فرمائی تھی۔ جب دشمن نے زبردستی آپ پر جنگ ٹھونس دی تو پھر آپ نے ہمیشہ ہی جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔

اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنگ بدر، جنگ احد اور جنگ حنین کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت و بہادری کے مثالی واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ جنگ کے موقعہ پر ہمیشہ نہایت خطرناک جگہ پر ہوتے تھے اور صحابہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ شدید لڑائی کے وقت ہم آنحضرت ﷺ کو ڈھال بنا کر لڑتے تھے۔ حضور نے فرمایا اصولی طور پر خطرناک جگہ تو وہی ہونی چاہئے جہاں قوم کا لیڈر رہو اور چونکہ حضور کی ذات ہی کفار کے نشانہ پر تھی اس لئے حضور ﷺ کے اردگرد وہی لوگ لڑ سکتے تھے جو نہایت بہادر ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ خوب گرم ہو جاتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد خوب لڑائی شروع ہو جاتی تو ہم رسول کریم ﷺ کی پناہ لیا کرتے تھے۔ فرمایا جنگ احد کے موقعہ پر جب صحابہ نے آپ کی مرضی کے خلاف باہر جا کر دشمن کے مقابلہ کا فیصلہ کیا اور بعد میں اپنے فیصلہ پر ندامت ہوئی تو عرض کیا حضور جو آپ نے فیصلہ فرمایا ہم اسی پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ حضور اس وقت ہتھیار اٹھا چکے تھے اور جنگ کی تیاری کر چکے تھے آپنے فرمایا یہ بات نبی کی شان کے خلاف ہے کہ جب ایک بار ہتھیار باندھ لے تو پھر اللہ کے فیصلہ کے بغیر اتارے۔

جنگ حنین کے موقعہ پر جب نئے ایمان لانے والے بعض لوگوں نے کم ہمتی کا مظاہرہ کیا تو اس وقت بھی آنحضرت ﷺ میدان جنگ میں اپنی نبوت کی صداقت کا نعرہ لگا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

خطبہ کے آخر پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز اقتباس جو آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے متعلق تھا پیش فرمایا۔ جس میں حضور علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کی ایک بڑے درخت سے مثال دی ہے جس کے سائے میں انسان آرام سے زندگی گذار سکتا ہے اور کروڑہا مخلوق آپ کے سایہ کے نیچے فیض حاصل کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دُعائے مغفرت

۔خاکسار کے دادا مکرم عبدالکریم صاحب بعمر 80 سال مختصر علالت کے بعد ۴ راکتوبر ۲۰۰۴ کو اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ دادا جان نہایت نیک صوم صلوٰۃ کے پابند ہمسائیوں رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور احمدیت کی تبلیغ کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

۔خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اقبال انصاری جو کالج میں پڑھتے تھے واپس آتے ہوئے چنڈک پونچھ کے قریب بس ایکسیڈنٹ میں مولا حقیقی سے جاملے عزیز بھائی نہایت ہی نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند ماں باپ ورشتہ داروں اور سب کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جس کی وجہ سے غیر لوگ بھی اُن سے نہایت محبت کرتے تھے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (جاوید اقبال راشد معلم وقف جدید)

۔نومبر 2004 کے اواخر میں محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالخالق شیخ صاحب مرحوم وفات پاگئیں مرحومہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد قادیان کی والدہ ماجدہ تھیں۔ صوم صلوٰۃ کی پابند اور انتہائی دُعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ میرے والد خواجہ غلام محمد صاحب ڈار مرحوم کی ممانی تھیں۔ آپ نے کافی عرصہ اپنے بیٹے ایوب ساجد کے ساتھ قادیان میں گذارا فروری 05ء کے اوائل میں ساجہ بیگم اہلیہ غلام محمد ٹھوکر وفات پاگئیں۔ مرحومہ خواجہ عبد الرحمان صاحب ڈار کی ماموں زاد بہن تھیں آپ بھی نہایت دُعا گو صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بزرگ خاتون تھیں۔

۔تیسرے بزرگ لال محمد شیخ صاحب فوت ہوئے ہیں۔ مرحوم لال محمد شیخ صاحب ایک محنت کش خاندان سے تعلق رکھتے تھے اگرچہ شیخ صاحب پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن ساری عمر نمازوں کی باقاعدگی کی برکت سے کلام اللہ حفظ ہو گیا تھا اور بعض اوقات امامت، جلسوں کی صدارت بھی کرتے تھے۔

۔چوتھے بزرگ عبدالرحیم صاحب کمہار فروری 05 کے اوائل میں وفات پاگئے آپ کو ریل کے کمہار خاندان سے تعلق رکھتے تھے مٹی کے برتنوں کے علاوہ تھوڑی بہت کھیتی باڑی بھی تھی دونوں کام بڑی محنت اور مشقت سے سرانجام دیتے تھے کچھ ایام سے چھاتی کی تکلیف ہو گئی تھی جس سے جاں بر نہ ہو سکے تمام بزرگوں کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ (سعید احمد ڈار۔ سابق صدر جماعت احمدیہ آسنور)

۔خاکسار کے والد مکرم شریف احمد صاحب ولد مکرم الف دین صاحب مورخہ 2.3.05 کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت ہی شریف سادہ طبیعت ملنسار صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ کو خلیفہ وقت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت تھی خدمت دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہمیشہ جماعتی نظام سے وابستہ رہے 1967 سے لیکر جماعت احمدیہ چارکوٹ ودھری ریلوٹ منقسم ہونے تک بطور سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور آپ 5/6 سال تک صدر جماعت بھی رہے۔ آپ بطور معلم جماعت کے بچوں کو قرآن مجید بھی پڑھاتے تھے تبلیغی میدان میں بھی پیش پیش رہے حضور کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور افراد جماعت کو بھی تلقین کرتے رہتے آپ اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑ گئے ہیں۔ آپ موصی بھی تھے اور آپ ہمیشہ صبر استقامت سے زندگی گذارتے رہے مرکزی نمائندوں اور مبلغین کرام کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے رہے۔ آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور اپنے بچوں کو بھی اسکی تلقین کرتے رہے۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے۔

(رفیق احمد ولد شریف احمد سابق صدر وسیکرٹری مال جماعت احمدیہ چارکوٹ)

نونیت جیولرز
اللہ الیس بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

منقولات

ایک احمدی خاندان کا سماجی بائیکاٹ

بچی کو بھی سکول سے نکال دیا گیا

سہارنپور کے "چھدبنا" گاؤں میں ایک احمدی خاندان کا بائیکاٹ جاری ہے۔ پولیس کی یقین دہانی بھی کام نہیں آئی۔ دیوبندیوں کے دباؤ میں یہاں کلاس وَن میں پڑھ رہی بچی کو بھی سکول سے نکال دیا گیا۔

گاؤں میں دیوبندی مسلمان کی تعداد زیادہ ہے اور احمدی خاندان صرف ایک ہے اس خاندان کا سماجی بائیکاٹ دیوبندیوں نے کیا ہوا ہے۔ دھوبی کے یہاں کپڑے دھونے سے لیکر، پریس کرنے، نائی کے یہاں حجامت کروانے، آٹو رکشا میں بھی نہیں بیٹھنے دینے کے معاملوں کی شکایت یہاں کے ایس پی سے کی گئی تھی اور اب اس خاندان کی ایک لڑکی کو سکول سے نکال دیا گیا ہے۔

صدر جماعت احمدیہ سہارنپور خان محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپوری نے بتایا کہ اکبر کا خاندان احمدی ہے اس خاندان کا کٹر پنتھیوں نے سماجی بائیکاٹ کیا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ گاؤں کے کٹر پنتھی اس خاندان کے لوگوں کے قانونی اور بنیادی حقوق کو چھین رہے ہیں۔ اور ظلم پر ظلم اس خاندان پر کیا جا رہا ہے۔☆

(روزنامہ 'اَمر اُجالا' 26 فروری 2005ء)

کٹر پنتھی دیوبندیوں نے

احمدی عورت کی میت کو قبرستان میں دفنانے نہ دیا

احمدیہ جماعت کے خلاف فتووں کی وجہ سے دیوبندی خیالات کے مسلمانوں نے ایک پنچایت بلا کر تھانا رامپور کے گاؤں 'چھدنا' میں ایک احمدی مسلمان خاندان کا سماجی بائیکاٹ کر دیا۔ اس خاندان کی عورت کی میت کو قبرستان تک میں دفنانے نہیں دیا گیا۔ گاؤں چھوڑ کر چلے جانے کے لئے ان پر دباؤ بنایا جا رہا ہے۔ ایس ایس پی نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا کہ کسی بھی عام شہری کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرنے والوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔ اس تعلق میں صدر جماعت احمدیہ سہارنپور، خان محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپوری، مظلوم خاندان کے جوان ریحان کو ساتھ لیکر ایس ایس پی سے ملے تھے۔ یہ خاندان بہت پہلے سے مسلم جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر چکا ہے۔

گزشتہ 11 فروری کو 'اکبر' ابن مقصود علی ساکن گاؤں 'چھدبنا' کی اہلیہ کا انتقال گیا تھا جب ان لوگوں نے اس کا جنازہ لیکر قبرستان میں دفنانے کی تیاری کی تو دیوبندی فرقے کے لوگوں نے وہاں پہنچکر اس کی مخالفت کی۔ اس خاندان کو اپنے بوریا بستر اٹھا کر گاؤں سے نکل جانے کی ہدایت دی گئی۔ تناؤ کی خبر ملنے پر ایس ایس پی نے تھانا رامپور نے پولیس کو گاؤں میں بھیجا۔ پولیس نے دونوں فریق سے بات چیت کی۔ بعد میں اکبر کے کھیت میں ہی ان کی اہلیہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ اس کے بعد بھی احمدی فریق اختلافات کو ختم کرنے پر زور دیتا رہا لیکن فریق مخالف بات بڑھاتا رہا اور آخر کار اس خاندان کا سماجی بائیکاٹ کر دیا۔ مظلوم احمدی خاندان کو جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی جاتی رہیں۔ اس طرح سماجی بائیکاٹ کو بھارتی قانون کی خلاف ورزی بتاتے ہوئے ایس ایس پی سے حفاظت کی مانگ کی گئی ہے۔ ایس ایس پی 'اے رضوی' نے کہا کسی پر جبراً اپنے عقائد و خیالات کو تھوپا نہیں جا سکتا۔ کسی بھی عام شہری کے ساتھ پنچایت کے فیصلے کی آڑ میں اگر کوئی ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔ کسی رکشا میں نہیں بیٹھنے دینا اس طرح کی حرکتوں کو پولیس نہیں برداشت کرے گی۔ انہوں نے مظلوم خاندان کی ہر طرح کی حفاظت کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔☆

(روزنامہ 'اَمر اُجالا' 26 فروری 2005ء)

❁❁❁

بنگلہ دیش میں

تحفظ ختم نبوت کے دہشت گرد ملاؤں کی شرمناک کاروائیاں

بنگلہ دیش میں ان دنوں حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں تحفظ ختم نبوت کے ملاں بے لگام جانوروں کی طرح اپنے مدرسوں کے انتہا پسند طلباء کو ہزاروں کی تعداد میں ساتھ لیکر گلیوں اور محلوں میں دندناتے پھر رہے ہیں ان کا خاص نشانہ جماعت احمدیہ کی مساجد مشن ہاؤسز اور عہدیداران کے مکانات ہیں جس جگہ یہ احمدیوں کو کمزور پاتے ہیں وہاں حملہ کر کے مساجد کو توڑتے ان کی قیمتی املاک کو نقصان پہنچاتے اور عہدیداران کے گھروں کو لوٹتے یہاں تک کہ ان کی عورتوں کو بھی مارنے اور زخمی کرنے میں کسر نہیں چھوڑتے۔

چنانچہ حال ہی میں 17 اپریل بروز اتوار جماعت احمدیہ سندربن کی مسجد اور وہاں کے احباب جماعت پر حملہ کئے جانے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ سندربن ڈھاکہ سے 300 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے جہاں حملہ سے کئی دن پہلے اشتعال پیدا کیا جا رہا تھا چنانچہ حملہ کے روز تحفظ ختم نبوت کے دہشت گرد ملاؤں نے قریباً ۱۰ ہزار طلباء کا ہجوم اکٹھا کر کے مقامی پولیس اور BDR پولیس کی تعیناتی کے باوجود مسجد پر اور جماعت احمدیہ کے گھروں پر حملہ کر دیا مسجد کا سائن بورڈ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مقدس عبارت کو توڑ کر پھینک دیا اور مسجد کے اردگرد چھ گھروں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا جن میں مقامی امیر جناب عبدالمجید سردار صاحب کا گھر بھی شامل ہے تین عورتیں شدید زخمی ہوئی ہیں جن کا علاج ڈھاکہ ہسپتال میں چل رہا ہے کئی گھنٹوں تک لوٹ مار اور توڑ پھوڑ کی کاروائی کرنے کے بعد جلوس نعرے لگاتا ہوا اور پتھر بازی کرتا ہوا آہستہ آہستہ منتشر ہو گیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بنگلہ دیش کے مظلوم احمدی بھائیوں کیلئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مظلوموں کی اپنے فضل سے حفاظت فرمائے اور ان کو صبر و استقامت بخشے اور دہشت گرد ملاؤں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بتائی ہوئی یہ دعا کرتے رہیں کہ اللّٰھم مزقھم کل ممزق وسحقھم تسحیقا۔ کہ اے اللہ ان کو پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان کی خاک اڑا دے آمین۔

بھارت میں ہر سال

سڑک حادثوں میں ایک لاکھ جانوں کی ہلاکت ہوتی ہے

سڑک حادثات سے متعلق گزشتہ سال کے اعداد و شمار کے مطابق صرف ایک سال میں ایک لاکھ جانیں بھارت میں موت کا شکار ہوئیں اور 60000 کروڑ کی املاک کا نقصان ہوا۔ پچھلی ایک دہائی میں سڑک حادثوں میں مرنے والوں کی تعداد میں 35 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اندازہ ہے کہ اس سال سڑک حادثوں میں جان گنوانے والوں کی تعداد ایک لاکھ کو پار کر جائے گی۔ 1994ء میں سڑک حادثوں میں مرنے والوں کی تعداد 64000 تھی۔ جو کہ 2002ء میں 85000 ہو گئی تھی۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ بڑھتی ہوئی ٹریفک کے ساتھ ساتھ سڑکوں کی حالت درست کی جائے۔ ٹریفک سال بہ سال تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی ہے جبکہ سڑکیں آج سے 20 سال پرانی حالت میں ہیں۔☆

بھارت میں پھیلتی ہوئی

نکسل واد اور ماؤواد تحریک

نکسلواد تحریک ایک عرصہ سے آندھرا پردیس اور کرناٹک میں اپنا خونریز جال پھیلائے ہوئے ہے۔ یہ جال آہستہ آہستہ ان صوبوں کے ساتھ ساتھ بہار، جھارکھنڈ کے صوبوں سے ہوتا ہوا اب تک 13 صوبوں کے 157 ضلاع میں اپنا شکنجہ کس چکا ہے۔ اب اس کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی سامنے آیا ہے کہ نیپال کی علیحدگی پسند ماؤوادی تنظیم بھارت کے نکسل وادیوں کے ساتھ ملکر بھارت کے سرحدی علاقوں میں اپنا خونی جال پھیلا رہی ہے۔ ان کی سرگرمیوں میں پہلے کی نسبت 23.9 فیصد اور ہلاکتوں میں 32.6 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی تباہکاریوں کے ذرائع بھی نہایت آسان ہیں۔ معمولی سی رقم میں یہ ایسا تباہ کار بم تیار کر لیتے ہیں جس کے ذریعہ سے ایک وقت میں 7 پولیس اہلکاروں کو ختم کیا جا سکتا ہے۔☆

آپ کے خطوط آپ کی رائے

آخر کب تک پاکستان میں بسنے والی مختلف اقوام پر توہین رسالت کے جھوٹے مقدمات بنتے رہیں گے؟

(بلوچستان پاکستان کے ایک ہندو شہری کا مکتوب)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قوانین ساز ادارے نہ جانے کس انداز سے سوچتے ہیں جبکہ وطن عزیز میں ہندو بھی بستے ہیں سکھ بھی پارسی بھی اور عیسائی بھی اور قادیانی بھی (جنہیں بھٹو اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں "غیر مسلم" قرار دیا تھا۔ (بھٹو اسمبلی کے) اُن ارکان نے (جنرل ضیاء کے شائع کردہ "قرطاس ابیض" کے مطابق) جن کی اکثریت شرابیوں، زانیوں، ریسیوں، سمگلروں اور ہیروئن فروشوں پر مشتمل تھی۔ اور ایک مسلمان کی ایسی تعریف بنائی جس میں "منفی اظہار" ضروری تھا جس کا ثبوت "شناختی کارڈ" اور "پاسپورٹ" کے فارم بھی ہیں...... حالانکہ قادیانی (پاکستانی ملا تسلیم کرے یا نہ کرے) اپنا مذہب بھی اسلام ہی بتاتے ہیں قرآن کو آخری آسمانی کتاب سمجھتے ہیں نماز روزہ حج زکوۃ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

انہیں کون بتائے کہ اس جمہوریہ میں صرف مسلمان ہی نہیں بستے ہندو سکھ پارسی اور عیسائی بھی ہیں۔

ہندو رام اور کرشن کو "خاتم الانبیاء" اور ویدوں کو آخری کتاب مانتے ہیں۔

سکھ گورو گوبند سنگھ کو آخری پیشوا سمجھتے ہیں اور "گرنتھ صاحب" پر ایمان رکھتے ہیں

پارسی حضرات زرتشت کو "آخری نبی" قرار دیتے ہیں اور ژند اوستا پر ایمان رکھتے ہیں۔

عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "خاتم النبیین" تسلیم کرتے ہیں اور "بائبل" کو آخری کتاب سمجھتے ہیں۔

ظاہر ہے اپنے انبیاء، پیشواؤں اور گردوں پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ وہ اسلام اور داعی اسلام کو حق پر تسلیم نہیں کرتے۔ کیا "توہین رسالت" ایسا قانون وضع کرنے والوں نے ان اقوام کیلئے بھی کسی قسم کے "نیگیٹو اظہار کی گنجائش رکھی ہے؟ (آخر کب تک ان اقوام پر جھوٹے مقدمات بنتے رہیں گے؟)

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور 25 دسمبر 2004)

سایۂ رحمت

اے مرے منان و محسن اے مرے پیارے خدا
اے مرے رحمٰن تیرا شکر کیسے ہو ادا
جاں بہ لب عاصی کو غمگین و فسردہ دیکھ کر
کس طرح ہاتھوں میں اپنے پیار سے تو نے لیا
اک سعادت سے ہوا محروم تو حالت یہ تھی
ڈوبتے دل کا نہیں تھا کوئی بھی تیرے سوا
کوئی بھی واقف نہ میرے قلب کی حالت کا تھا
محرمِ رازِ الم تھا تو ہی اے میرے خدا
جیسے گذری وہ شبِ غم تجھ کو ہی معلوم ہے
تیرے بن کوئی سہارا میرا دل پاتا نہ تھا
سب سے بڑھ کر روح کو لاحق مری غم تھا یہی
ہو خدا نخواستہ آقا مرا مجھ سے خفا
ڈوبتی نبضوں میں گذرا میرا دن کچھ اس طرح
غم کا سایہ میرے دل پر دیر تک چھایا رہا
دوسرے دن بھی اداسی کا یہی عالم رہا
روح تھی سجدے میں اور دل کا عجب تھا ماجرا
چھپ کے بیٹھا تھا میں لوگوں کی نگاہوں سے مگر
حق تعالیٰ نے نظر کی ، یاد آقا نے کیا
نام اس عاجز کا جب خود میرے آقا نے لکھا
یوں لگا مجھ کو کہ مجھ پر بابِ رحمت کھل گیا
ہو گیا رحمت سے تیری یک بیک میں شاد کام
زندگی مَیں نے نئی پائی ، مجھے ایسے لگا
ذرہ ذرہ میری ہستی کا ثنا خواں ہے ترا
میرے مولیٰ پھر بھی تیرا شکر ہو کیسے ادا
میرے آقا کی نوازش ہے فقط احساں ترا
اپنی رحمت کا یہ سایہ مجھ پہ رکھنا تُو سدا

(عطاء المجیب راشد لندن)

طلباء کے لئے مفید معلومات

کمپنی سیکرٹری ═══ ایک بہتر آپشن

ایک کمپنی کئی اشخاص اور گروپوں کے ذریعہ چلائی جاتی ہے۔ ان میں بورڈ آف ڈائریکٹر، کمپنی کے مختلف عہدیدار، شیئر ہولڈر وغیرہ خاص ہوتے ہیں۔ ان سبھی اشخاص اور گروپوں کے بیچ رابطہ قائم رکھنے کے لئے ایک جانکار یعنی کمپنی سیکرٹری کا بطور خاص انتخاب کیا جاتا ہے۔

کمپنی ایکٹ کے مطابق دو کروڑ یا اس سے زیادہ کا شیئر کیپیٹل رکھنے والی کمپنی کے لئے ایک فل ٹائم کمپنی سیکرٹری رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ دس لاکھ سے دو کروڑ کے بیچ شیئر کیپیٹل رکھنے والی کمپنی کے لئے کمپنی سیکرٹری سے تصدیقی لیٹر لینا بھی ایک قانوناً ضروری ہوتا ہے۔ انڈین کمپنی لا سروس کے شعبہ تحریر میں گریڈ 1 سے گریڈ 4 کے لئے آئی سی ایس آئی کی ممبر شپ ضروری ہے۔

کمپنی سیکرٹری ایکٹ 1980 کے تحت بنی آئی سی آئی ایک ایسا باڈی ہے جو ڈسٹینس لرننگ کے واسطہ سے کمپنی سیکرٹری کی تعلیم دیتا ہے۔ آئی سی آئی کمپنی سیکرٹری شپ کے امتحان پاس کرنے والوں کو باصلاحیت طالبعلموں کی حیثیت سے انتخاب کرتی ہے۔ تنظیم قانونی طور پر تعلیمی ترقی کے لئے مختلف پروگراموں کا انعقاد بھی کرتی ہے۔ ساتھ ہی طالبعلموں اور کارپوریٹ ایگزیکیوٹو کے لئے ریسرچ اور ماہانہ رسالہ کے لئے چارٹڈ سیکرٹری کا بھی پرکاشن کرتا ہے۔

کمپنی سیکرٹری کی پڑھائی کے لئے تین ادوار ہوتے ہیں:

1- فاؤنڈیشن کورس 5 پیپر 2- انٹرمیڈیٹ کورس 8 پیپر 3- فائنل کورس 9 پیپر

داخلہ:: فاؤنڈیشن کورس اور انٹرمیڈیٹ کورس میں داخلہ کے لئے سال میں دو بار (فاؤنڈیشن کورس 31 مارچ / 30 ستمبر، انٹرمیڈیٹ کورس 28 فروری / 31 اگست) اعلان کیا جاتا ہے۔ فاؤنڈیشن کورس کے لئے بارہویں اور انٹرمیڈیٹ کورس کے لئے سی ایس فاؤنڈیشن یا گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ فائنل امتحان انٹرمیڈیٹ کورس پاس کرنے کے بعد ہی دیا جاسکتا ہے۔ ادارہ کے مراکز میں کلاس روم کورس بھی جاری کئے جاتے ہیں کورس میٹیریل ڈاک کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے۔ **فیس**: فاؤنڈیشن کورس کے لئے 3000 روپے- انٹرمیڈیٹ کورس:: کامرس گریجویٹ کے لئے 5250 روپے اور دیگر کے لئے 5850 روپے ہے۔

مواقع: تعلیم حاصل کرلینے کے بعد طالبعلم نوکری کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ پریکٹس بھی کرسکتے ہیں اس کے علاوہ کمپنی سیکرٹری فائنس، کیپیٹل مارکیٹ، انٹلیکچول پراپرٹی رائٹ، کارپوریٹ گورنس، بینکنگ شیئر بازار اور کنسلٹینٹ اور ایڈوائزر کے طور پر بھی کام کرسکتے ہیں۔

ایڈریس: دِی انسٹی چیوٹ آف کمپنی سیکرٹریز اِن انڈیا آئی سی آئی، 22 انسٹی چوشنل ایریا لودھی روڈ، نئی دلی-110003 فون: 011-51504444,24644431 اِی میل: info@icsi.edu
اس کے علاوہ ریجنل کاؤنسل آف دِی انسٹیچوٹ کولکاتہ، نئی دلی، چینئی اور ممبئی میں ہے۔

معاصرین کی آراء

بھارت میں سیاست فُل ٹائم نوکری ہے اس لئے آمدن کا بھی ذریعہ یہی ہے

کیا کرتے ہیں یورپ و امریکہ کے سیاستدان جب وہ اقتدار پر نہیں ہوتے:

آپ کے پاس کچھ کرنے کے لئے نہ ہو تو آپ کیا کرتے ہیں؟ عام لوگوں کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم سو جاتے ہیں آرام کرتے ہیں پڑھتے ہیں یا بیکار ٹی وی کے سامنے اپنا وقت گزارتے ہیں۔ عام لوگوں کے لئے تب بہت کچھ کرنے کو ہوتا ہے جب ان کے پاس کچھ کرنے کو نہیں ہوتا۔ مگر جنہوں نے ایک مرتبہ اقتدار کا ذائقہ چکھ لیا ہو تو ان کے لئے اس وقت بڑی مشکل ہوتی ہے جب ان کے ہاتھ سے اقتدار نکل جاتا ہے۔

دنیا کی دوسری جمہوریتوں کے لیڈروں نے اس کا حل تلاش کرلیا ہے۔ امریکہ میں اقتدار سے محروم لیڈر ایسے ایجنٹوں کے ساتھ کنٹریکٹ کرلیتے ہیں جو انہیں تقریر کے دوروں پر بھیجتے ہیں۔ امریکہ کے لوگ تقاریر میں اونگھتے نہیں کیونکہ لوگ تقریر سننے کے لئے پیسے خرچ کرتے ہیں۔ بل کلنٹن جیسے مقرر ہر سال لاکھوں ڈالر کما لیتے ہیں۔ ان سے تھوڑی کم شہرت والے لیڈر بھی پیچھے نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ تھوڑی بہت شہرت والے برٹش لیڈر بھی اس سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

برٹش سیاسی لیڈر ڈائریکٹر بننا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ شہر میں کمپنیاں بیکار بیٹھے سیاسی لیڈروں کے لئے اونچے عہدوں کو خالی رکھتی ہیں۔ اس سے ان سیاسی لیڈروں کی آمدن کا مسئلہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں سرکاری نوکریوں سے زیادہ کمائی ہوتی ہے۔ ایسے میں یہ دولت کی کمی کو پورا کرنے کا بھی اچھا موقع ہے اس کے علاوہ کتابیں لکھنے کا کام بھی ہوتا ہے بل کلنٹن اور ہیلیری کلنٹن نے اپنے اپنے یادگاری لمحات لکھ کر لاکھوں ڈالر کمائے۔

کولن پاویل نے بش کی پہلی خلیجی جنگ کے بارے میں اپنی کتاب کو بیچنے کی ترکیب کھوج لی بلاشک یہ ترکیب ٹیلی ویژن پر ریگولر بنے رہنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اب اگر آپ ٹی وی پر دکھائی دیں گے تو آپ کی کتاب خریدنے والے بڑی تعداد میں ہوں گے۔

بھارت میں کیا ہوتا ہے: میں یہ سوال نہیں پوچھنا چاہتا کہ آجکا کونسا آخری بھارتیہ سیاستدان ہے جو کتاب پڑھتا تھا۔ رائٹر کے طور پر جن بھارتیہ سیاسی لیڈروں کا نام آتا ہے وہ ہیں وزیر خارجہ نٹور سنگھ۔ وزیر پٹرولیم منی شنکر آئر اور بنگال کے سابق وزیر خزانہ اشوک مترا۔ (میں ارون شوری کو اس زمرے میں شامل نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس بات میں شک ہے کہ وہ کبھی سیاستدان بھی بنے ہونگے وہ وزیر کے عہدے پر رہے لیکن سیاست میں کبھی نہیں۔ یہاں کے سیاسی لیڈر لکھنے کے لئے ریٹائر نہیں ہوتے۔ آپ کاروبار میں رہتے ہوئے ساتھیوں کے بارے میں انکشافات نہیں کرسکتے۔ ایسا کونسا بھارتیہ سیاسی لیڈر ہے جس نے اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا ہو؟ اگر آپ کسی کو جانتے ہوں تو مجھے بھی بتا دینا۔ بھارت میں سیاست فُل ٹائم نوکری ہے اسلئے آمدن کا بھی ذریعہ یہی ہے۔ اس معاملے میں وہی لوگ استثنا ہوسکتے ہیں جو امیر گھر میں پیدا ہوئے ہیں۔ یا پھر ارون جیٹلی اور کپل سبل جیسے پروفیشنل ہیں اس لئے کوئی بھی اپنی آمدن گھٹانے کے لئے کتاب لکھنے بارے نہیں سوچے گا۔☆

(بحوالہ روزنامہ ہندسماچار 17 دسمبر 04ء)

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی متاثرین سنامی کے لئے خدمات

☆۔۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احمدیہ مسلم جماعت بنگلہ دیس کے چھ افراد پر مشتمل ایک ریلیف ٹیم سونامی سانحہ میں مدد کیلئے مورخہ 3.1,05 کو چنئی پہنچی اس ریلیف ٹیم نے مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر Chidamgram اور Caddaloor کے گاؤں MGR Thittu, Kaamnginagar, Killai اور Pillumedu میں ریلیف کا کام کیا ان علاقوں میں کل 22 افراد پر مشتمل ریلیف ٹیم نے مقامی لوگوں میں شدید متاثرین 400 فیملی میں روزمرہ استعمال ہونے والی اشیاء تقسیم کیں۔ ریلیف ٹیم نے چار روز تک چنائی مشن ہاؤس میں ٹھہر کر مختلف رنگ میں ریلیف کے کام میں حصہ لیا۔

اس کے علاوہ مزید نئے سرے سے زندگی شروع کرنے کیلئے مچھواروں کو جال خرید کر کے دینے کیلئے 34000 روپے مقامی امیر صاحب کو دیئے۔ ریلیف کا کام ختم کرکے یہ ٹیم 10.1.05 کو ڈھاکہ پہنچی۔

(بشیر الرحمٰن مربی سلسلہ بنگلہ دیش)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15468: میں محمد صادق ولد محمد صاحب قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ تھریکا کورا ضلع ایرناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ۔1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وی اے محمد ماسٹر   العبد محمد صادق   گواہ شد محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 15469: میں بشریٰ رعنا بنت جاوید اقبال اختر چیمہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ انگوٹھی ایک عدد 23 کیرٹ نصف تولہ میں طالب علم ہوں ماہانہ 300 روپے جیب خرچ پر حصہ آمد ادا کروں گی انشاء اللہ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان   الامۃ بشریٰ رعنا   گواہ شد انعام الحق قریشی قادیان

وصیت نمبر 15470: میں داؤد احمد ولد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے میرے والد کی وفات ہو چکی ہے والدہ محترمہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان   العبد داؤد احمد   گواہ شریف احمد ابن قادیان

وصیت نمبر 15471: میں محمد طاہر غالب ولد مکرم محمد ابراہیم غالب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت پیدائش 26.12.67 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والد محترم وفات پا چکے ہیں والدہ صاحبہ حیات ہیں کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عبد القدیم نیاز قادیان   العبد محمد طاہر غالب   گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان

وصیت نمبر 15472: میں ٹی کے رابعہ بہ پی عبد الکریم مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 59 سال تاریخ بیعت 1955 ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 0411.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک ایکڑ کھیت بمقام کرولائی پنچایت اندازاً قیمت 2.5 لاکھ روپے۔ 10 سینٹ زمین بمقام کرولائی پنچایت اندازاً قیمت 2.5 لاکھ روپے۔ طلائی زیور 18 گرام قیمت 10800 روپے حق مہر اڑھائی سو روپے۔ وصول شدہ۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر   الامۃ ٹی کے رابعہ   گواہ شد پی ظفر احمد کرولائی

وصیت نمبر 15473: میں مظفر احمد ولد عبد اللہ قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ 22.10.2004 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسار کی دو دوکانیں ہیں جن میں ایک بھائی اور ایک بہنوئی حصہ دار ہیں ایک کی قیمت آٹھ لاکھ روپے اور دوسرے کی قیمت پندرہ لاکھ روپے بنتے ہیں وہ دوکان جب بھی فروخت ہوگی اس میں خاکسار کے حصہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ورنہ خاکسار کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ اس کی حقدار ہوگی۔ اس میں خاکسار کا حصہ 1/3 ہے۔ ممبئی شہر میں خاکسار کو ملاکر پانچ بھائیوں کا ایک کمرہ ہے جس کی موجودہ قیمت چھ لاکھ روپے بنتی ہے اس میں خاکسار کا حصہ 1/5 ہے جب اسکی تقسیم ہوگی خاکسار اس کے 1/10 حصہ کا حصہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردے گا ورنہ خاکسار کی وفات کے بعد اسکا 1/10 صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہوگا۔ خاکسار نے اپنے بھائی اور والد کے ساتھ ملکر ایک ماروتی وین چھ سال پہلے خریدی تھی اس کی قیمت اس وقت دولاکھ پچیس ہزار روپے تھی جب بھی فروخت ہوگی اس کا 1/10 حصہ خاکسار صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرے گا ورنہ خاکسار کی وفات کے بعد 1/10 حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ::اس میں خاکسار کی ان دوکانوں اور کار کا جو بھی دام خاکسار نے متعین کیا ہے اگر اس سے زیادہ میں فروخت ہوگی تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی صدر انجمن حصہ دار ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم ناصر احمد مبلغ سلسلہ   العبد مظفر احمد عبد اللہ   گواہ شد وسیم احمد کنور

وصیت نمبر 15474: میں طاہرہ بانو زوجہ عبد الغنی صدیق قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں حق مہر -/10000 روپے طلائی زیور 2 گرام اندازاً قیمت 1200 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر   الامۃ طاہرہ بانو   گواہ شد عبد الغنی صدیق کرولائی

وصیت نمبر 15475: میں بشارت احمد ولد محترم نذیر احمد صاحب درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت بالمقطعہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہانہ -/2695 روپے ہے۔ زائد آمد بصورت تجارت ماہوار اندازاً ۵۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان   العبد بشارت احمد   گواہ شد احمد حسین درویش قادیان

وصیت نمبر 15476: میں امۃ الہادی بنت محمد عبد اللہ صاحب درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور چین ایک عدد وزن 14.780 گرام اندازاً قیمت 9090.00 کانٹے ایک جوڑی وزن 09.290 گرام اندازاً قیمت -/5852 بالی ایک جوڑی وزن 05.080 گرام اندازاً قیمت 3125 انگوٹھی ایک عدد وزن 6.190 گرام قیمت 3900 کل وزن 35.340 گرام۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد عبد الرزاق قادیان   الامۃ امۃ الہادی   گواہ شد محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15477: میں رقیہ خانم زوجہ محترم بشارت احمد قوم نائیک کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 38 سال

پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ تفصیل زیور طلائی (ا) بالی ایک جوڑی 4.600 گرام۔ ایک عدد سیٹ 23 کیرٹ 38.840 گرام۔ ایک عدد چین وزن 10.550 گرام 23 کیرٹ۔ ایک عدد انگوٹھی 23 کیرٹ 4.00 گرام۔ کل وزن طلائی زیور 57.990 گرام۔ حق مہر -/20,000 کی رقم سے زیور بنوایا گیا۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ بشارت احمد قادیان　　الامۃ رقیہ بشارت　　گواہ شد احمد حسین قادیان

وصیت نمبر 15478:: میں رخسانہ ممتاز زوجہ تنویر احمد منصوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے زیورات طلائی چین 28.870 گرام قیمت قریباً 18188 انگوٹھی 3.640 قیمت اندازاً 2293 ہار کانٹے 21.880 قیمت اندازاً 13456 کانٹے 7.690 قیمت اندازاً 4845 کانٹے 4.870 قیمت 2995 زیورات نقرئی پازیب 34.800 گرام قیمت اندازاً 365 ایک عدد چین 23.00 گرام قیمت 242 روپے۔ میزان 42384 میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد بشارت احمد ندیم قادیان　　الامۃ رخسانہ ممتاز　　گواہ شد تنویر احمد منصوری قادیان

وصیت نمبر 15479:: میں صوفیہ شریف زوجہ ایم شریف عالم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن شریف منزل تا تارپور روڈ ڈاکخانہ بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29.08.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے چوڑیاں چار عدد وزن 66.34 گرام قیمت اندازاً 38477 جھمکا دو عدد 30 گرام قیمت 16500 چین ایک عدد 31 گرام 17050 ہار تین عدد 56 گرام 31550 کان کے جھمکے 19 گرام 10750 انگوٹھیاں 10 گرام 5800 چین 30 گرام 17600 چوڑی 30 گرام قیمت 17400 کل وزن 262.34 گرام قیمت اندازاً 164127 میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شیخ مسعود احمد مبلغ سلسلہ　　الامۃ صوفیہ شریف　　گواہ شد محبوب حسن معلم

وصیت نمبر 15480:: میں حفیظ احمد طاہر ولد مکرم محمد عزیز احمد گجراتی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3098 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد داؤد احمد ناصر قادیان　　العبد حفیظ احمد طاہر　　گواہ شد شریف احمد قادیان

وصیت نمبر 15481:: میں عطیۃ المنان بنت قاضی شاہد احمد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن اندازاً پانچ گرام قیمت 3000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد قاضی شاہد احمد قادیان　　الامۃ عطیۃ المنان　　گواہ شد دلاور خان قادیان

وصیت نمبر 15482:: میں محمد شریف ولد محترم رحمت اللہ مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7,11,04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ چارکوٹ پونچھ میں تین کنال زمین اندازاً قبضہ کی ہے جو ہم چار بھائیوں کی مشترکہ ہے۔ یہ ہماری ملکیت نہیں ہے۔ آبائی جائیداد ۱۲ مرلے زمین ہے یہ خاکسار کے حصہ کی ہے۔ سوا دو کنال زمین جو جنگل میں ہے یہ خاکسار کی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2675 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ نومبر 2004 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان　　العبد محمد شریف　　گواہ شد منیر احمد ساجد قادیان

وصیت نمبر 15483:: میں احمد کمال فریدی ولد محترم سلیم احمد صاحب ناصر قوم احمدی پیشہ فراغت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان　　العبد احمد کمال فریدی　　گواہ شد مبارک احمد چیمہ قادیان

وصیت نمبر 15484:: میں سی کے انور سعادت ولد سی کے ابوبکر قوم مسلم پیشہ تجارت پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پیریم ڈاکخانہ پتھہ پیریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آبائی جائیداد سے کوئی حصہ تاحال نہیں ملا جب ملے گا اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کردی جائے گی۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد اے کے صباح　　العبد سی کے انور سعادت　　گواہ شد پی محمدی ملاپورم

وصیت نمبر 15485:: میں ای وی ندیم صادق ولد پی صادق احمد قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے عبدالسلام کوڈالی　　العبد ای وی ندیم صادق　　گواہ شد وی پی عاشق کوڈالی

وصیت نمبر 15486:: میں پی۔ ایس ساجد ولد اے زین الدین صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے عبدالسلام کوڈالی　　العبد پی ایس ساجد　　گواہ شد پی وی بشیر کوڈالی

وصیت نمبر 15487:: میں ٹی کے امیر علی ولد ٹی کے کنجالن کٹی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیری ڈاکخانہ منجیری ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی زمین 2 ایکڑ 12.5 سینٹ بمقام کالکولم خسرہ نمبر 1279/3 جس کی موجودہ قیمت اندازاً آٹھ لاکھ روپے ہے مذکورہ جائیداد والد صاحب مرحوم کا ترکہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر   العبد ٹی کے امیر علی   گواہ شد پی پی حسن کویا منجیری

وصیت نمبر 15488:: میں کے آئی اٹھی بی زوجہ سی جی بشیر احمد کویا قوم احمدی پیشہ نوکری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کورتھ ڈاکخانہ کورتھ ضلع لکشدیپ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.10.2004 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تفصیل آمد ماہانہ 11360 سالانہ آمد 136320 تفصیل جائیداد غیر منقولہ فی الحال کچھ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد 76 گرام قیمت 44764 روپے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی جی بشیر احمد   الامۃ کے آئی اٹھی بی   گواہ شد سی جی عبد القیوم کورتھ

وصیت نمبر 15489:: میں سی جی بشیر احمد کویا ولد سی پی کنجی کویا صاحب مرحوم قوم کویا پیشہ جونیئر انجینئر عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتی ڈاکخانہ کاوارتی ضلع لکشدیپ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.10.2004 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے تفصیل آمد ماہانہ -/9350 سالانہ آمد -/1,12200 تفصیل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کچھ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/9350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی جی عبد القیوم   العبد سی جی بشیر احمد کویا   گواہ شد ایم عبد السلام کاوارتی

وصیت نمبر 15490:: میں این بشیر ولد این عبد اللہ قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن چینکل ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں انکی جائداد میں سے جو حصہ ملے گا اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے وائی شمس الدین   العبد این بشیر عبد اللہ   گواہ شد پی عبد

وصیت نمبر 15491:: میں سی ایچ نفیسہ بنت سی ایچ محمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی زمین کرولائی پنچایت 14 سینٹ خسرہ نمبر 153/1A1 جس کی موجودہ مارکیٹ ریٹ اندازاً 360000 روپے ہے۔ طلائی زیور 2 گرام ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت -/1200 روپے۔ میں غیر شادی شدہ ہوں میرا ماہانہ آمد بذریعہ ملازمت -/4027 روپے ہے۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4027 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر   الامۃ سی ایچ نفیسہ   گواہ شد ٹی کے محمود معلم کرولائی

وصیت نمبر 15492:: میں سی ایچ خدیجہ زوجہ سی ایچ صدیق صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اراضی زمین 22 سینٹ و مکان کرولائی خسرہ نمبر 153/1A1 جس کا موجودہ مارکیٹ ریٹ اندازاً 650000 روپے ہے جس کے نصف حصہ کا مالک میرا شوہر ہے۔ طلائی زیور 24 گرام 22 کیرٹ اندازاً قیمت 14000 روپے حق مہر 9000 روپے (وصول شدہ) اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/7100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر   الامۃ سی ایچ خدیجہ   گواہ شد ٹی کے محمود کرولائی

وصیت نمبر 15493:: میں ٹی کے سلطان احمد ولد ٹی کے محمود قوم احمدی مسلمان عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/35000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر   العبد ٹی کے سلطان احمد   گواہ شد ٹی کے محمود کرولائی

وصیت نمبر 15494:: میں ایم کے نسیمہ زوجہ ٹی کے صدیق قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب وفات پاچکے ہیں انکی جائیداد اس وقت والدہ کے نام پر ہے ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ طلائی زیور 22 کیرٹ 92 گرام اندازاً قیمت 67000 روپے حق مہر 2000 روپے (وصول شدہ) میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر   الامۃ ایم کے نسیمہ   گواہ شد ٹی کے محمود کرولائی

دسواں سالانہ مقالہ مضمون نویسی

جملہ قائدین، و ناظمین اطفال کی آگاہی کیلئے اعلان ہے کہ دسویں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال 05-2004 کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل عنوان تجویز فرمایا ہے۔

''سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اطفال کو اس میں شامل کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

شرائط:: مضمون کسی بھی علاقائی زبان میں تحریر کیا جاسکتا ہے۔ مضمون کم از کم تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ مضمون کاغذ کے دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔ مضمون میں جو بھی عبارت بصورت واقعہ تحریر کی جائے وہ مستند ہونی چاہئے۔ یعنی قرآن، حدیث، تاریخ، کتب بزرگان کے حوالہ جات مکمل اور صاف تحریر کئے جائیں اور کتب کا سن اشاعت بھی تحریر کیا جائے۔ مضمون کی ابتداء میں نام طفل، ولدیت، عمر، مجلس اور مکمل پتہ درج ہونا چاہئے۔ مضمون پر قائد مجلس کی تصدیق نہایت ضروری ہے۔ مضمون میں کسی بھی مقام میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کریں۔ مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ 15 اگست 2005 ہے۔ مضمون میں اول، دوئم، سوئم آنے والے اطفال کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر نقد انعام اور سندات کامیابی دی جائیں گی۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام اطفال کو شمولیت کی سند دی جائے گی۔ انعامی مضمون کے متعلق آخری فیصلہ مجلس کا ہوگا۔ قائد مجلس مقالہ کا جائزہ لیں اور 20 نمبران کے اختیار میں ہیں۔ (سکریٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 54 Tuesday, 26 .APRIL 2005 Issue No 17

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

تازیانۂ عبرت

رشید احمد گنگوہی کا عبرتناک سفر نامہ حج

رشید احمد گنگوہی دیوبندی اوران کے مرید سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جھوٹے طور پر یہ مشہور کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک حضور علیہ السلام کو آخری وقت میں ہیضہ ہوگیا تھا اور یہ کہ آپ کی وفات بیت الخلاء میں ہوئی تھی۔ تاریخ احمدیت ہمیں بتاتی ہے کہ ایسی توہین آمیز الزام تراشی کرنے والے افراد خود ایسی ہی بیماری میں مبتلاء ہو کر ایسی ہی صورتحال سے فوت ہوئے چنانچہ ماہنامہ ''مظاہر علوم'' دیوبند ماہ اپریل 2001ء میں رشید احمد گنگوہی کے متعلق ''مولانا محمد عثمان صاحب معروفی'' کا ایک مضمون بعنوان ''آپ بیتی سے اقتباس جواہر'' شائع ہوا ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ رشید احمد گنگوہی نے حضور علیہ السلام کے متعلق ایسا کہا تھا کیونکہ اس کی موت تو 1905ء میں ہوئی تھی لیکن اس کے ہزاروں مریدوں کے اعتراضات کا قلع قمع کرنے کیلئے یہ واقعہ پیش کیا ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مباہلہ کیا تھا وہ مباہلے کی پکڑ میں آکر پہلے اندھا ہوگیا تھا اور پھر اندھے پن کی حالت میں سانپ کے ڈسنے پر اس کی موت واقع ہوگئی تھی۔ وہ لوگ جو دیدۂ عبرت نگاہ رکھتے ہیں اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔☆

......حضرت گنگوہیؒ نے پہلا حج ۱۲۸۰ھ میں کیا، دورانِ سفر ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کی تھوڑی راحت کو اپنی بڑی سے بڑی راحت پر مقدم رکھا، ہر ایک کا تکلیف میں ساتھ دیا۔ اس کے باوجود اپنے معمولات نوافل وغیرہ تک میں فرق نہ آنے دیا۔ اس سفر میں آپ کو مکہ معظمہ میں خارش کا شدید مرض لاحق ہوا۔ پہلے خشک تھی جہاز میں سوار ہونے سے پہلے تر ہوگئی اور نہایت ہولناک، جہاز میں سوار ہوئے تو مرض شدید ترین ہوگیا۔ سخت بخار چڑھا اور سرسام ہوگیا، تین دن تک بالکل بے ہوش رہے، دست اتنے زیادہ آنے لگے کہ گنتی دشوار ہوگئی، تمام رفقائے سفر آپ کی زندگی سے مایوس ہوگئے، آپ کے ماموں زاد بھائی مولوی ابوالنصر صاحب نے تیمار داری کے لئے کمر کس لی، مادر مشفقہ کی طرح گود میں لے کر پیشاب پاخانہ کراتے تھے، کپڑے خارش کی پیپ اور لہو میں بھر جاتے تھے، پیشاب پاخانہ میں اکثر ملوث ہوجاتے تھے، لیکن مردانہ وار اپنے اور حضرت کے بدن اور کپڑے روزانہ دھوتے، اور کچھ کراہت محسوس نہ کرتے، تین دن بعد حضرت کو ہوش آیا تو کروٹ بدلنے کی طاقت نہ تھی، چوتھے دن خون جیسا سرخ پیشاب ہوا اور آنکھیں بھی بالکل سرخ تھیں، ہوش آنے پر فرمایا افسوس! ایک بھائی تھا وہ بھی جدا ہوگیا۔ مولوی ابوالنصر حضرت کا سر گود میں لئے بیٹھے تھے، بولے میں آپ کو گود میں لئے بیٹھا ہوں قریب میں آپ کی بھاوج بھی ہیں، پتلے دستوں کا یہ حال تھا کہ تین لحافوں کی روئیاں یکے بعد دیگر ے استنجاء میں ختم ہوگئیں، آپ کے نیچے بچھانے کا کوئی بستر نہ بچا تو احرام کے کپڑے یکے بعد دیگرے استعمال کئے جانے لگے، پیشاب میں اس قدر عفونت اور شوریت کہ تیزاب کی طرح کپڑے کو جلا کر راکھ بنادے، جہاز کیا تھا بادبانی کشتی تھی جس پر دوا علاج کا کوئی نظم نہ تھا، خدا خدا کر کے ساتویں دن بمبئی پہونچے مولوی ابوالنصر صاحب نے بہ ہزار دقت و دشواری جہاز سے آپ کو اتارا اور کرایہ کے ایک مکان میں ٹھہرے مرض بڑھتا ہی گیا۔ پہلے حکیم ضیاء الدین صاحب کا علاج ہوا، کوئی فائدہ نہ ہوا، پھر عبداللہ شاہ نظاموی کی دوا ہوئی، انہوں نے بھی جواب دے دیا، مولوی ابوالنصر صاحب سخت پریشان، ادھر ادھر علاج کے لئے دوڑتے پھر حضرت کی چارپائی سے لگ کر بیٹھ رہتے، وقت پر کھانا اور سونا عرصہ ہوا چھوٹ چکا تھا، بالآخر تلاش کرکے ایک ماہر وید کو بلا لائے اس نے نبض اور قارورہ دیکھا، سارا حال سنا، تیمارداروں کو تسلی دی، اس کے علاج سے فائدہ شروع ہوا، اس مرض میں تشنج کے دورے بھی پڑنے لگے جس سے کمزوری بڑھتی رہی۔ بمبئی میں ایک مہینہ ٹھہرنا پڑا۔ یہ تذکرہ اس لئے لکھا گیا تاکہ حضرت گنگوہی اور مولوی ابوالنصر صاحب کے مجاہدات کی ایک جھلک سامنے آجائے۔ حضرت کبھی کبھی فرماتے تھے کہ مولوی ابوالنصر کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں میرا پاخانہ نہ لگا ہو، وہ مادر مشفقہ سے کم نہیں......''

(مرسلہ: خان محمد ذاکر خان بمیالوی، سہارنپوری، صدر جماعت احمدیہ سہارنپور)

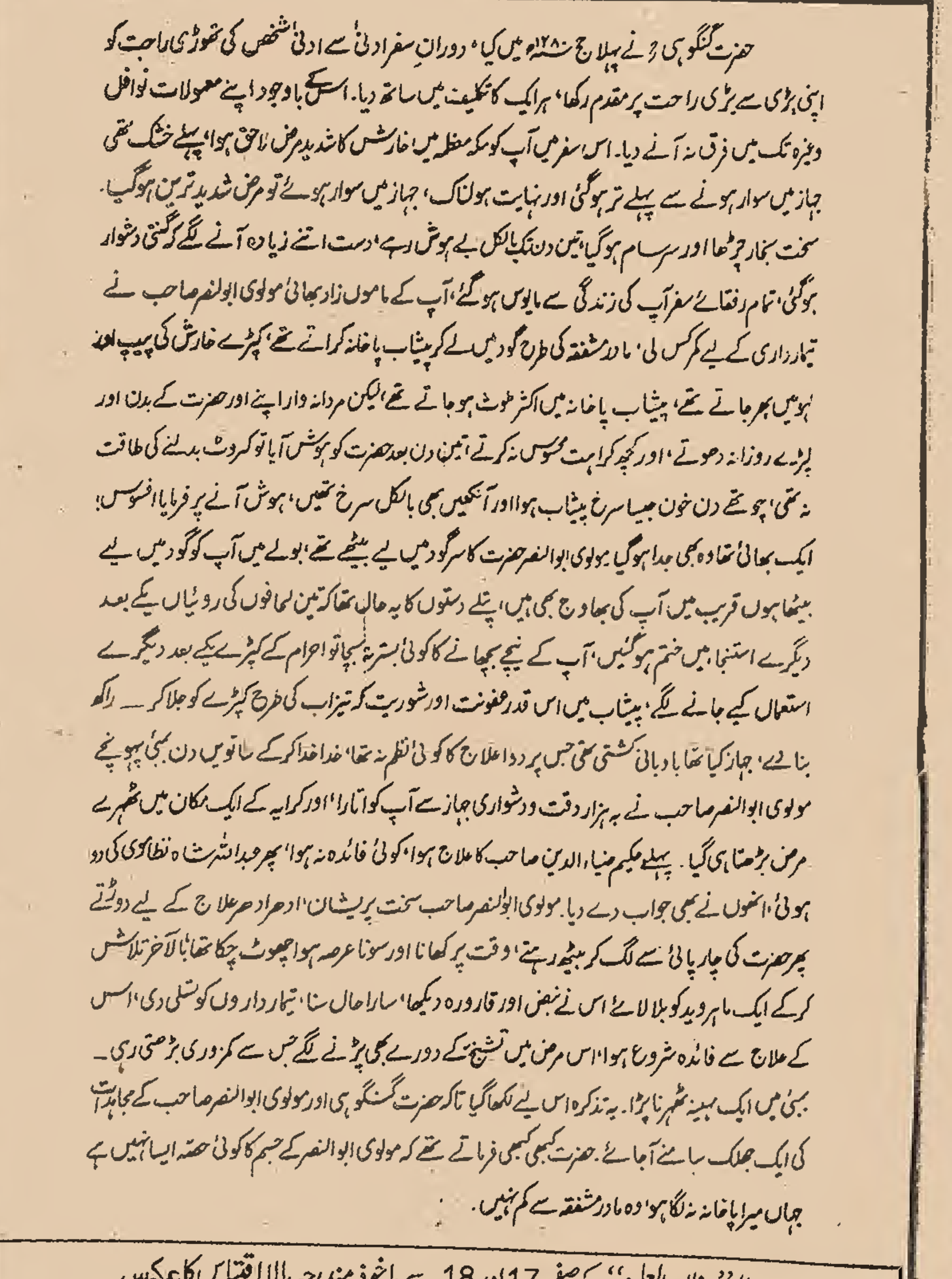
حضرت گنگوہیؒ نے پہلا حج ۱۲۸۰ھ میں کیا، دورانِ سفر ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کی تھوڑی راحت کو اپنی بڑی سے بڑی راحت پر مقدم رکھا، ہر ایک کا تکلیف میں ساتھ دیا۔ اسکے باوجود اپنے معمولات نوافل وغیرہ تک میں فرق نہ آنے دیا۔ اس سفر میں آپ کو مکہ معظمہ میں خارش کا شدید مرض لاحق ہوا، پہلے خشک تھی جہاز میں سوار ہونے سے پہلے تر ہوگئی اور نہایت ہولناک، جہاز میں سوار ہوئے تو مرض شدید ترین ہوگیا۔ سخت بخار چڑھا اور سرسام ہوگیا، تین دن تک بالکل بے ہوش رہے، دست اتنے زیادہ آنے لگے کہ گنتی دشوار ہوگئی، تمام رفقائے سفر آپ کی زندگی سے مایوس ہوگئے، آپ کے ماموں زاد بھائی مولوی ابوالنصر صاحب نے تیمارداری کے لیے کمر کس لی، مادر مشفقہ کی طرح گود میں لے کر پیشاب پاخانہ کراتے تھے، کپڑے خارش کی پیپ اور لہو میں بھر جاتے تھے، پیشاب پاخانہ میں اکثر ملوث ہو جاتے تھے، لیکن مردانہ وار اپنے اور حضرت کے بدن اور کپڑے روزانہ دھوتے، اور کچھ کراہت محسوس نہ کرتے، تین دن بعد حضرت کو ہوش آیا تو کروٹ بدلنے کی طاقت نہ تھی، چوتھے دن خون جیسا سرخ پیشاب ہوا اور آنکھیں بھی بالکل سرخ تھیں، ہوش آنے پر فرمایا افسوس! ایک بھائی تھا وہ بھی جدا ہوگیا۔ مولوی ابوالنصر حضرت کا سر گود میں لیے بیٹھے تھے، بولے میں آپ کو گود میں لیے بیٹھا ہوں قریب میں آپ کی بھاوج بھی ہیں، پتلے دستوں کا یہ حال تھا کہ تین لحافوں کی روئیاں یکے بعد دیگرے استنجا میں ختم ہوگئیں، آپ کے نیچے بچھانے کا کوئی بستر نہ بچا تو احرام کے کپڑے یکے بعد دیگرے استعمال کیے جانے لگے، پیشاب میں اس قدر عفونت اور شوریت کہ تیزاب کی طرح کپڑے کو جلا کر راکھ بنادے، جہاز کیا تھا بادبانی کشتی تھی جس پر دوا علاج کا کوئی انتظام نہ تھا، خدا خدا کر کے ساتویں دن بمبئی پہونچے مولوی ابوالنصر صاحب نے بہ ہزار دقت و دشواری جہاز سے آپ کو اتارا، اور کرایہ کے ایک مکان میں ٹھہرے مرض بڑھتا ہی گیا۔ پہلے حکیم ضیاء الدین صاحب کا علاج ہوا، کوئی فائدہ نہ ہوا، پھر عبداللہ شاہ نظاموی کی دوا ہوئی، انھوں نے بھی جواب دے دیا۔ مولوی ابوالنصر صاحب سخت پریشان، ادھر ادھر علاج کے لیے دوڑتے پھر حضرت کی چارپائی سے لگ کر بیٹھ رہتے، وقت پر کھانا اور سونا عرصہ ہوا چھوٹ چکا تھا، بالآخر تلاش کرکے ایک ماہر وید کو بلا لائے اس نے نبض اور قارورہ دیکھا، سارا حال سنا، تیمارداروں کو تسلی دی، اس کے علاج سے فائدہ شروع ہوا، اس مرض میں تشنج کے دورے بھی پڑنے لگے جس سے کمزوری بڑھتی رہی۔ بمبئی میں ایک مہینہ ٹھہرنا پڑا۔ یہ تذکرہ اس لیے لکھا گیا تاکہ حضرت گنگوہی اور مولوی ابوالنصر صاحب کے مجاہدات کی ایک جھلک سامنے آجائے۔ حضرت کبھی کبھی فرماتے تھے کہ مولوی ابوالنصر کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں میرا پاخانہ نہ لگا ہو، وہ مادر مشفقہ سے کم نہیں۔

رسالہ ''مظاہر العلوم'' کے صفحہ 17 اور 18 سے ماخوذ مندرجہ بالا اقتباس کا عکس

رسالہ "مظاہر العلوم" کے ٹائیٹل پیج کا عکس